

میرامن

رمشا انصاری



میرا من

مرثا انصاری

مکمل ناول

سفید سنگ مرمر سے تعمیر صاف ستھرے کمرے کے درمیان میں دو نفوس کھڑے ایک دوسرے پر
بری طرح گرج رہے تھے۔ ان کی پشت پر جہازی سائز گول بیڈ پر تین سال کی بچی ہاتھ میں گلابی رنگ کا
ٹیڈی بئیر لئے بیٹھی خوفزدہ نظروں سے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہی تھی۔

میرا من مر مشا انصاری

"میں نہیں جانتی تم مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق دو"

پتلے نین نقوش والی اس دہلی پتلی لڑکی نے ایک بار پھر اپنے شوہر کے اوپر چلا کے کہا۔ وہ سیاہ رنگ کی فٹنگ کی جینز پر سبز رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی کافی ماڈرن لڑکی تھی۔ اپنی ماں کی حلق پھاڑ چیخ سن کر بیڈ پر بیٹھی بچی نے ٹیڈی بئیر کو خود میں مینچتے ڈر کے ایک سسکی بھری تھی جسے سن کر اس کا باپ بے ساختہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"بابا کی جان آپ ڈر کیوں رہی ہو؟ ماما بابا لڑتھوڑی رہے بس بات کر رہے ہیں آپ ایک کام کر دو دادو کے کمرے میں چلے جائو"

منہاج نے بیڈ کے پاس آتے خود کو نارمل ظاہر کیا اور میرال کو بیڈ سے نیچے اتار کر کمرے سے باہر بھیجنے لگا جب مبشرہ ان دونوں کے راستے میں حائل ہو گئی۔

"مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق دو ورنہ آگ لگا دوں گی تمہاری بیٹی کو یا پھر زہر دے کر مار دوں گی مجھے آزاد کرو اس رشتے سے اب نہیں رہ سکتی میں تمہارے ساتھ"

READERS CHOICE

میرا من مر مشا انصاری

مبشرہ نے سگی ماں ہوتے ہوئے بھی جس قدر گھٹیا بات کی تھی منہاج اس کی شکل دیکھتا رہ گیا جب کہ اس کا جانوروں والا سلوک دیکھ میرال نے اب باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا۔ منہاج کو خاموش کھڑا دیکھ مبشرہ اشتعال میں آگے بڑھی اور پھر یکے کے بعد دیگرے کئی تھپڑ اپنی تین سالہ بیٹی کے چہرے پر رسید کر دیئے۔ میرال نے اب بلند آواز کے ساتھ رونا شروع کر دیا تھا، مبشرہ کا یہ سلوک دیکھ منہاج اپنے حواس کھوتا آگے بڑھا اور پھر مبشرہ کے چہرے پر ایک تھپڑ رسید کر کے اسے تین الفاظ بول کر اس رشتے سے آزاد کر دیا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

READERS CHOICE

میرا من مرثا انصاری

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

میرا من مرثا انصاری

Facebook groups : **Readers Choice,**

"میرے گھر سے نکل جاؤ جاہل عورت، میں نے بہت کوشش کر لی تمہیں نبھانے کی، تم جیسی عورت اپنا گھر بسانا ہی نہیں چاہتی، دفعہ ہو جاؤ یہاں سے کبھی اپنی شکل مت دکھانا، تمہاری وجہ سے آج مجھے عورت ذات سے نفرت ہو رہی ہے"

منہاج بیڈ کے پاس زمین پر سر ہاتھوں میں ڈالے بیٹھ گیا، مبشرہ نے تنفر سے اسے دیکھ کر گردن جھٹکی اور پھر اسٹائل سے چلتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

"بابا"

اپنے باپ کو غمزدہ دیکھ نہی میرا نے اس کے پاس آ کے اس کے چہرے پر پھسلتے آنسو صاف کئے تو منہاج نے بکھرے دل کے ساتھ اپنے جگر کے ٹکڑے کو خود میں مینچ لیا جس کی ماں نے اس چھوٹی بچی کے ساتھ اس قدر زیادتی کر دی تھی۔

READERS CHOICE @@@@

میرا من مر مشا انصاری

"چچی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں، مجھ پر بیماری اللہ کی طرف سے آئی ہے، آپ مجھ پر یا میرے ماں باپ پر یہ ظلم نہ کریں"

رانیہ نے افیت سے سامنے کھڑی اپنی چچی کو دیکھا جو آج پانچ سال بعد محض اس بات پر رشتہ ختم کرنے آئی تھی کہ رانیہ کی رپورٹس ٹھیک نہیں آئی تھیں۔ وہ پچھلے دو سال سے کسی موذی بیماری میں مبتلا تھی جس کا علم اسے آج ہی ہوا تھا چونکہ اس کی چچی فہمیدہ نیچے منزل پر ہی رہتی تھی اس لئے اس کے کانوں تک بھی یہ خبر پہنچ گئی۔ سعد نے رانیہ سے منگنی اپنی مرضی سے کی تھی لیکن اب رانیہ کی بیماری کا سن کر وہ بھی ایک طرف ہو گیا تھا۔

"بہو چائیے مجھے بوجھ نہیں"

فہمیدہ منگنی کی انگوٹھی اس کے منہ پر مار کر وہاں سے چلی گئی تھیں۔ رانیہ کی ماں اور باپ نے افسوس سے اپنا سر پکڑ لیا۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ فہمیدہ یہ رشتہ ختم نہ کریں لیکن انہوں نے کسی کی ایک نہ سنی۔ وہ لوگ بہت غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، گھر میں اکثر کھانے پینے کو بھی نہیں ہوتا تھا، رانیہ کی چار بہنیں اور تھیں، سب سے بڑی رانیہ ہی تھی۔ وہ پانچوں بہنیں صبر و تحمل والی تھیں لیکن پھر بھی وہ اپنے ماں باپ پر محض بوجھ تھیں۔

میرا من مرثا انصاری

"امی، ابو آپ لوگ پلیز ٹینشن نہ لیں"

رانیہ نے اپنے باپ کو سر پکڑے دیکھا تو ان کے کندھے پر ہاتھ کر تسلی دینے کی کوشش کی بدلے میں وہ اس پر برس پڑے۔

"بیٹیاں ہو تم یا بوجھ ہو، کہیں غرق ہو جاؤ، کہاں سے کرائوں گا تیرا اعلان، اب کون کرے گا تجھ سے شادی وہ بھی بغیر جہیز کے، پیدا ہوتے ہی کیوں نہیں مر گئی تو"

اعظم صاحب کے منہ میں جو آیا وہ بولتے گئے جب کہ رانیہ کا دل اپنے باپ کے منہ سے نکلنے والے دردناک الفاظ سے زخمی ہو کے رہ گیا۔

"امی آپ کسی سے بھی میری شادی کر دیں، جب تک شادی نہیں ہو رہی تب تک میں کوئی بھی نوکری کر لوں گی مگر آپ لوگوں پر بوجھ نہیں بنوں گی"

رانیہ نے نم لہجے میں کہتے وہاں سے چلی گئی۔

READERS CHOICE @@@@

میرا من مر مشا انصاری

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے تھکن سے چور ہو کے بیگ اتار کر کرسی پر رکھا اور فریج سے پانی کی بوتل نکال کر پانی پینے لگی۔ اس کا رنگ ایک دم زرد تھا جب کہ جسم کا جوڑ جوڑ درد سے چور ہو رہا تھا۔ اپنے باپ کا بوجھ کم کرنے کے لئے وہ فلحال قریب ہی ایک پرائیوٹ اسکول میں ٹیچنگ کر رہی تھی۔

"رشتے والی نے ایک رشتہ بتایا ہے تیرے لئے، لڑکا طلاق شدہ ہے ایک تین سال کی بیٹی، ان لوگوں کو جہیز میں کچھ نہیں چاہیے اور شادی بھی سادگی سے کرنا چاہتے ہیں، لڑکے اور اس کے گھر والوں کو تیری بیماری سے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے، بس اس کی بیٹی کو ماں کا پیار دے دیا کرنا" رانیہ کی ماں نے اسے دیکھتے ہی مخاطب کیا۔ ان کی بات سن کر رانیہ کی آنکھیں ایک دم نم ہو گئیں۔ کیا قصور تھا اس کا جو اسے ایک بیٹی کے باپ سے بیاہ جا رہا تھا، کیا قصور تھا اس کا ایک بیماری کی وجہ سے اس کو روندھا جا رہا تھا۔ اسے اب اپنی زندگی یا کسی چیز سے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی، وہ بری طرح سے ٹوٹ گئی تھی۔

"امی میں راضی ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں"

اس نے ویران آنکھوں سے اپنی ماں کو حکم دیا اور پھر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

@ @ @ @ @

میرا من مرثیا انصاری

چار لوگوں کی موجودگی میں وہ سادہ سا سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن کئے کسی زندہ لاش کی طرح اپنا گھر چھوڑ کر اس شخص کے گھر کے لئے نکل گئی تھی جس سے اس کا تھوڑی دیر پہلے ہی نکاح ہوا تھا۔ اس کے والدین نے گویا اپنے سر سے بوجھ اتارا تھا۔ سیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں مگر بنادی جاتی ہیں۔ رانیہ کے بدلے منہاج کی ماں نے بطور تحفہ ایک بھاری رقم اس کے والدین کو دی تھی جس سے انہوں نے رانیہ سے چھوٹی دونوں بہنوں کی بھی رانیہ کے ساتھ ہی سادگی سے شادی کر دی۔ جس دن رانیہ وہ گھر چھوڑ کر آئی تھی اس دن اس نے عہد کر لیا تھا کہ کبھی اس گھر میں واپس نہیں آئے گی۔ منہاج سے اس کا نکاح تو ہو گیا تھا لیکن نکاح کے فوراً بعد منہاج وہاں سے چلا گیا تھا، رانیہ نے ابھی تک منہاج کو دیکھا نہیں تھا اور نہ ہی اسے منہاج کی تصویر وغیرہ دکھائی گئی تھی، وہ منہاج کی ماں کشمالہ بیگم کے ساتھ گاڑی میں ساکت و جامد بیٹھی اپنی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی، دل میں کئیں انجانے خوف تھے، اس کے اپنوں نے اس کے ساتھ کچھ اچھا نہیں کیا تھا تو غیروں سے پھر وہ کیا امید کرتی۔ اس کے ماں باپ نے جو اس کے ساتھ کیا تھا انہیں اس بات کا احساس نہیں تھا، وہ خوش تھے کہ انہوں نے ایک ساتھ ہی تین بیٹیوں کا فرض پورا کر دیا لیکن سب جانتے تھے یہ صرف بوجھ تھا جو انہوں نے سر سے اتار پھینکا تھا ان کی سیٹیاں اب سسرال میں جے یا مریں انہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی۔ اسلام آباد سے

میرا من مر مشا انصاری

لاہور کا سفر کر کے چند گھنٹوں بعد گاڑی ایک خوبصورت سے بنگلے کے آگے رکی تو رانیہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، اس نے تو نا جانے کیسا گھر تصور کر لیا تھا مگر یہ سب تو اس کی سوچ سے بھی پرے تھا۔ بیرونی دروازے سے گاڑی اندر پورچ میں داخل ہو کے جھٹکے سے رکی تو کشمالہ بیگم دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکل آئیں پھر انہوں نے دوسری طرف آ کے گاڑی کا دروازہ کھول کر رانیہ کی گاڑی سے اترنے میں مدد کی۔

"یہ ہے آج سے تمہارا گھر"

کشمالہ بیگم نے اس کی توجہ اس شان و شوکت سے کھڑی عمارت کی جانب مبذول کرائی تو رانیہ کو محسوس ہوا وہ خواب دیکھ رہی ہو، کہاں وہ دو کمروں میں اپنے ماں باپ کے ساتھ پانچ بہنیں رہتی تھیں کہاں ایک دم ہی قسمت نے اسے محل میں لا کے کھڑا کر دیا تھا لیکن یہ سب کچھ اتنا بھی آسان نہیں تھا۔ اس نے دو سال اپنی بیماری سے لڑائی کی تھی، بچپن سے ہی وہ اور اس کی بہنیں کسی بوجھ کی طرح ماں باپ کے سر پر وزن کئے ہوئی تھیں، ہمیشہ اسے اور اس کی بہنوں کو ماں باپ کے ساتھ دنیا والی کی بھی باتیں سننی پڑتی تھیں، یہ سب اتنا آسان نہیں تھا، زندگی اتنی آسان نہیں تھی، زندگی آسان ہوتی کب ہے بھلا۔ یہ گھر تو بہت خوبصورت تھا اور کشمالہ بیگم بھی سلجھی ہوئی خاتون تھیں لیکن پھر بھی اس

میرا من مر مشا انصاری

کے دل میں کئی خدشات تھے ناجانے اس کا شوہر کیسا ہوتا، وہ کس طرح کا سلوک کرتا اس کے ساتھ، یہی سب سوچتے ہوئے وہ سست قدموں سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔ محل نما اس گھر میں چاروں جانب ملازم گھومتے نظر آرہے تھے، وہ یہ سب دیکھ حیران رہ گئی، یہ سب اس کے لئے واقعی انوکھا تھا، اتنے ملازم اور عیش و عشرت تو اس نے صرف ڈراموں میں دیکھے تھے، اس نے محض لوگوں کے منہ سے سنا تھا کہ قسمت انسان پر مہربان ضرور ہوتی ہے تو کیا اس کی قسمت بھی اس پر مہربان ہو گئی تھی یا پھر یہ ایک نیا ستم تھا اس معصوم پر۔ اس کا فیصلہ تو فلحال کرنا ناممکن تھا۔ کشمالا بیگم نے اسے منہاج کے کمرے کی جانب بھیج دیا۔ وہ منہاج کے کمرے میں داخل ہوئی تو اس خوبصورت سبے ہوئے کمرے کے درمیان میں رکھے بیڈ پر لیٹے گلاب کے پھول کو دیکھ اسے عجیب سا احساس ہوا۔ گلابی رنگ کی فراک پہنے سرخ و سفید میرال بے خبر سو رہی تھی۔ رانیہ اس کے سرہانے آ کے بیٹھی اور غور سے اسے دیکھنے لگی۔ کیسی ماں تھی وہ جو اپنی چھوٹی سی بچی پر اتنا بڑا ظلم کر گئی تھی، کوئی ماں بھلا ایسی بھی ہو سکتی ہے، وہ دل میں سوچنے لگی پھر یکدم سے اسے کچھ خیال آیا۔

"ہاں کیوں نہیں ہو سکتی، دنیا ہر طرح کے لوگوں سے بھری پڑی ہے، اس کے ماں باپ نے بھی تو اس کے ساتھ کیا کیا تھا، اسے زندہ درگور کر دیا تھا۔ وہ ابھی یہ سب ہی سوچ رہی تھی جب کمرے کا دروازہ

میرا من مر مشا انصاری

کھلنے کی آواز پر اس کی توجہ بھٹک گئی۔ اس نے آنکھیں پھیلائے اندر آنے والے شخص کو دیکھا، وہ لمبا چوڑا لگ بھگ پینتیس سال کو وجیہہ مرد تھا۔ رانیہ کو دیکھتے ہی اس کی نظروں میں عجیب سی شرمندگی سما گئی جب کہ رانیہ نے اسے دیکھتے ہی نظریں جھکالی تھیں، وہ اس سے پندرہ سال بڑا تھا۔ عمروں کا یہ فرق اتنا زیادہ تھا کہ شاید وہ کبھی اپنے شوہر سے نظریں بھی نہ ملا پاتی۔

"امم رانیہ، کیسی ہیں آپ؟"

وہ نظریں جھکائی ہوئی تھی جب اس نے محسوس کیا کہ منہاج بیڈ کے دوسرے کنارے پر آ بیٹھا تھا۔ اس کی پشت رانیہ کی جانب تھی یعنی وہ بھی اس سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ ایک دوسرے کی جانب پشت کئے وہ دونوں ہی زندگی سے ہارے ہوئے تھے۔ رانیہ نے محسوس کیا تھا منہاج کا لہجہ بہت نرم لیکن ٹوٹا ہوا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں"

رانیہ نے اپنے ہاتھ مسل کر بامشکل جواب دیا۔ اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکنے لگا۔ وہ کسی سے بھی رحم کی امید نہیں رکھتی تھی، جب اس کے ماں باپ نے ہی اس پر رحم نہیں کھایا تھا تو پھر کسی دوسرے سے ہمدردی کی کیسی توقع؟

میرا من مر مشا انصاری

"رانیہ مجھے آپ کے گھر کے حالات اور آپ کی بیماری کے بارے میں علم ہے، مجھے آپ کے لئے دکھ بھی ہے کہ آپ جیسی کم عمر اور پیاری سی لڑکی کو مجھ جیسے بڑی عمر کے مرد کے ساتھ بیاہ دیا گیا ہے یہ آپ کے ساتھ ظلم ہے لیکن آگر میں آپ سے شادی نہیں کرتا تو ناجانے آپ کے پیرنٹس آپ کی شادی کیسے لوگوں میں کرتے اور پھر وہ آپ کی بیماری کو کس نظر سے دیکھتے، آج کل کے لوگوں کا اتنا ظرف نہیں ہے کہ وہ کسی کو ایک وقت بھی بیٹھا کے کھلائیں، مجھے آپ کی بیماری سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، میں خود آپ کا علاج اچھے طریقے سے کرائوں گا، آپ کو میرے گھر کی ذمہ داریاں بھی نہیں اٹھانی بس آپ اس معصوم کو تھوڑا سا پیار دے دینا۔ اس کی ماں نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا ہے، میں آپ کو یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ چوبیس گھنٹے میری بیٹی کی خدمت میں وقف کر دو بس آپ اس کو اپنی اولاد کی طرح رکھنا، میری طرف سے آپ پر کبھی کوئی پریشہ نہیں آئے گا مجھے آپ کا اور آپ کے جذبات کا بہت خیال ہے"

منہاج سر جھکائے بیٹھانرمی سے اسے سمجھانے لگا، منہاج کی بات سن کر وہ کچھ پر سکوں ہوئی تھی ورنہ اس کی دھڑکنوں میں ایک طوفان برپا تھا۔

میرا من مر مشا انصاری

"آپ چہنج کر کے ریلیکس ہو جائیں، کل میں آفس سے آئوں گا تو ریڈی رہیے گا ہم ہو سہیل جائیں گے اور آپ کے سارے ٹیسٹ دوبارہ کرائیں گے ایک اور بات رانیہ اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو معاف کر دیئے گا میں ایک بیوفا عورت کا ڈسا ہوا مرد ہوں"

منہاج نے بیڈ سے اٹھ کر ایک رانیہ پر ڈالی پل میں دونوں کی نظروں کا ٹکرائو ہوا تھا پھر منہاج نظریں جھکا کے کمرے سے نکل گیا جب کہ عورت کے نام پر اس کا ٹھنڈا لہجہ دیکھ رانیہ کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی

"آپ کون ہیں؟"

نہے ہاتھوں کا لمس اپنے گالوں پر محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا چھوٹی سی میرال اس کے چہرے پر جھکی غور سے اسے دیکھ رہی تھی، رانیہ اسے پیچھے کئے اٹھ کے بیٹھی اور پھر اپنے کھلے بالوں کا جوڑا بنا کے میرال کے دونوں گال پکڑ کر کھینچنے لگی۔

"مم۔۔۔ میں آپ کی ماما ہوں"

میرا من مر مشا انصاری

ایکدم ہی اسے منہاج کی بات یاد آئی تو وہ بے ساختہ بول پڑی۔

"ماما اچھی والی یا بری والی؟"

وہ چھوٹی سی بچی تجسس سے پوچھنے لگی

"مما تو بیٹا اچھی ہی ہوتی ہیں"

رانیہ نے مسکرا کے اس کی بات کا جواب دیا تھا۔

"نہیں میری پہلے والی ماما مجھ سے پیار نہیں کرتی تھیں، وہ پاپا سے لڑتی تھیں اور مجھے مارتی بھی تھیں"

میرال منہ بسور کر بتانے لگی۔

"اوو میرا بچہ اب ایسا کچھ نہیں ہوگا آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی"

رانیہ نے محبت سے کہتے اسے خود میں مینج لیا تھا

READERS CHOICE @@@@

رانیہ کی سہولت کے لئے منہاج نے گھر میں مزید ملازم رکھ لئے تھے، چوبیس گھنٹے رانیہ کے میرال کے ساتھ گزرتے تھے، بہت کم عرصے میں ہی میرال رانیہ سے بہت گھل مل گئی تھی، میرال اب رانیہ کے

میرا من مر مشا انصاری

ساتھ اس کے کمرے میں سوتی تھی جب کہ منہاج دوسرے کمرے میں سوتا تھا۔ دونوں کے درمیان کوئی زیادہ بات چیت نہیں ہوتی تھی، دونوں ایک دوسرے سے نظریں بھی ملانے سے گریز کرتے تھے۔ رانیہ کی شہر کے سب سے بڑے ہو سپٹل سے ٹریمنٹ شروع ہو گئی تھی، مرجھائی ہوئی رانیہ اب پھر سے کھلنے لگی تھی، اصل معنوں میں وہ اب منہاج کے گھر کی شہزادی ہی لگتی۔ منہاج کے گھر میں اسے ہر قیمتی چیز میسر تھی، اس کے کپڑے جوتے ہر چیز بہت مہنگی تھی جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ اس دن میرال کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے چمیر پر بٹھا کے اس کے بالوں کی پونی باندھ رہی تھی جب اچانک سے اس کا فون بجنے لگا، وہ موبائل کی جانب لپکی تو اس کے گھر سے کال تھی۔ اس نے پریشان ہو کے کال اٹھائی، دل میں کئیں وسوسوں نے جنم لیا کیونکہ شادی کے بعد اب تک اس کے گھر سے کال نہیں آئی تھی۔

اس نے متفکر ہو کے کال اٹھائی۔

"ہیلو آپی، ابو اس دنیا میں نہیں رہے پلینز آپ جلدی آجائیں امی کی بھی طبیعت بہت خراب ہے" اس نے فون کے اس پار سے اپنی بہن کی روتی ہوئی آواز سنی تو ساکت رہ گئی۔

"ماما کیا ہوا آپ کو"

میرا من مر مشا انصاری

اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اور اس کے پتھر اے ہوئے وجود کو دیکھ میرا اپنے ننھے ہاتھوں سے اسے ہلانے لگی مگر رانیہ کا سکتہ ابھی تک نہیں ٹوٹا تھا۔ میرا کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں گئی جہاں اس کے بابا بیٹھے ہوئے تھے۔

"بابا پتا نہیں ماما کو کیا ہو گیا کچھ بول نہیں رہیں"

میرا کی بات سن کر منہاج بھاگا ہوا رانیہ کے کمرے میں آیا تھا وہ ابھی تک ساکت و جامد تھی اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اسے بہت بڑا صدمہ لگا تھا۔

"رانیہ کیا ہوا"

اس کی حالت پر پریشان ہو کے منہاج نے اس پکڑ کر جھنجھوڑا تو حلق کے بل اس کی چیخ نکلی اور پھر وہ سیدھی منہاج کے سینے سے آگئی۔

"میرے ابو، میرے ابو اس دنیا سے چلے گئے"

وہ منہاج کے سینے لگی سسک سسک کر رونے لگی جب کہ اس کی بات پر دکھ سے منہاج نے اس کے گرد ہاتھ باند کر مضبوطی سے اسے خود میں بھینچ لیا۔

میرا من مر مشا انصاری

"بابا کیا ہوا ماما کو"

میرال پریشانی سے اپنے باپ سے استفسار کرنے لگی۔

"کچھ نہیں بیٹا!! آپ دادو کے پاس جاؤ، میں ماما کو دیکھتا ہوں"

رانیہ کو روتا دیکھ میرال کی بھی رونی شکل ہو گئی تھی جب ہی منہاج نے اسے منظر سے ہٹا دیا، میرال کمرے سے باہر نکلی تو منہاج نے روتی ہی رانیہ کی دھیرے سے کمر سہلا کے اسے دلا سہ دیا۔

"رانیہ سنبھالو خود کو!! آگر تم ایسے کرو گی تو تمہاری امی اور بہنوں کو کون سمجھائے گا، میرے خیال میں ہمیں فوراً وہاں جانا چاہیے"

منہاج نے اس کے بال سہلائے کہا تو آنسو صاف کر کے رانیہ اس سے دور ہو گئی۔

"میں اپنی چادر لے کر آتی ہوں"

بھاری لہجے میں کہہ کر وہ الماری کی جانب بڑھ گئی تھی، اس وقت اس کا دماغ سن ہو گیا تھا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بالکل ختم ہو گئی تھی۔

@@@@

میرا من مر مشا انصاری

ہارٹ اٹیک کے باعث اعظم صاحب اس دنیا سے چل بسے تھے، داماد ہونے کی حیثیت سے سب کچھ منہاج نے ہی سنبھالا ہوا تھا۔ رانیہ بھی سب سے الگ تھلگ غمزدہ بیٹھی تھی، ویسے تو وہاں رانیہ کی بہنوں کے شوہر بھی موجود تھے مگر باوقار شخصیت اور پرکشش ہونے کے باعث سب کی نظر منہاج پر ہی تھی۔ رات میں منہاج نے رانیہ کو وہی چھوڑ دیا تھا پھر صبح خود بھی وہاں آگیا۔ بھلے ان کا گھر چھوٹا سا تھا مگر منہاج نے زرا سامنہ نہیں بنایا تھا۔ منہاج رانیہ کے گھر میں داخل ہوا تو سعد اور فہمیدہ بیگم بیٹھے دکھائی دیئے، منہاج کو یہ ضرور پتا تھا کہ رانیہ کی منگنی ختم ہوئی تھی مگر سعد سے ہوئی تھی یہ اس کو معلوم نہیں تھا۔ رانیہ اپنی امی کے ساتھ دوسرے کونے پر بیٹھی تھی۔ منہاج ادب سے جا کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"آئی، آپ بالکل پریشان نہیں ہوئے گا آپ کا بیٹا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے، آج سے آپ اور حنا ثنا دونوں ہی میری ذمہ داری ہیں، آپ کو جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو مجھے فوراً یاد کر لئے گا"

منہاج نے نرم لہجے میں کہتے جیب سے خاکی رنگ کا لفافہ نکال کر رانیہ کی طرف بڑھایا اور اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہا۔ سعد اور فہمیدہ بیگم حیرت سے منہاج کو دیکھ رہے تھے۔

میرا من مر مشا انصاری

"رانیہ تم کچھ دن آنٹی کے پاس رہو اور اپنا بھی بہت خیال رکھنا، میں ڈرائیور کے ہاتھ کچھ فروٹ اور سامان بھیج دوں گا وہ لے لینا"

منہاج نے پیار سے رانیہ کو دیکھ کر تاکید کی اور اٹھنے لگا۔
سنیں!!

اس کے اٹھنے پر رانیہ نے بے ساختہ اسے پکارا تھا۔
"جی"

اس لمبے چوڑے مرد کا اسے یوں فرمانبرداری سے جی کہنا وہاں موجود تمام لوگوں کو رشک میں مبتلا کر گیا جب کہ رانیہ کے دل نے ایک ہارٹ بیٹ مس کی تھی، جو بھی تھا لیکن آج اس کے شوہر نے سب کے سامنے اس کا بھرم بنادیا تھا، یہ وہی لڑکی تھی جس کی سب تذلیل کرتے تھے آج سب اسی لڑکی کو عزت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔

"وہ میرا میرے بغیر نہیں سوئے گی، میں ابھی چلتی ہوں صبح اسے لے کر آجائوں گی"

رانیہ نے جھجھکتے ہوئے منہاج کو دیکھا تھا۔

میرا من مر مشا انصاری

"آپ فکر نہیں کریں میں اسے دیکھ لوں گا آپ بے فکر ہو کے آنٹی کا خیال رکھیں، صبح آفس جاتا ہوا آپ کی طرف چھوڑ جائوں گا اسے"

منہاج کیوٹ سی مسکراہٹ رانیہ کی جانب اچھالتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا جب کہ منہاج کے اس انداز پر سعد کے دل میں مانو آگ لگ گئی۔

"لگتا ہے تم بہت خوش ہو، اب روپ رنگ بھی دیکھو کیسا کھل گیا ہے ورنہ تو یہاں پیلی پڑی ہوئی تھیں تم"

فہمیدہ چچی نے طنزیہ نظروں سے رانیہ کی جانب دیکھا تھا۔

"الحمد للہ چچی، اللہ نے بیچ راستے میں چھوڑ جانے والوں سے بچا کے زندگی بھر ساتھ نبھانے والا عطا کر دیا"

رانیہ نے نرمی سے فہمیدہ بیگم کی جانب دیکھ جواب دیا تھا، اب وہ سعد کی طرف دیکھتی بھی نہیں تھی لیکن رانیہ کی بات کا مفہوم سمجھ کر سعد غصے میں اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

@@@@

میرا من مر مشا انصاری

گھر کے باہر کھڑی سیاہ رنگ کی گاڑی مسلسل ہارن دے رہی تھی، اگلے پل گلابی رنگ کے سادہ سے قمیض شلوار میں ملبوس رانیہ سیڑھیوں سے اترتی دکھائی دی جب کہ گاڑی کی آواز سن کر سعد بھی کمرے سے باہر نکل آیا۔

"اما"

وہ جیسے ہی دروازے تک پہنچی میرال گاڑی سے اتر کر اس سے لپٹ گئی، اس کے اس محبت بھرے انداز پر رانیہ نے اسے گود میں اٹھا کے سینے سے لگالیا بھی وہ میرال میں ہی مگن تھی جب گاڑی سے نکلتے منہاج کو دیکھ اس کا دل تھم گیا۔ وہ آنکھوں پر سن گلاس لگائے نیلے رنگ کی شرٹ پہنا ہوا بہت ہینڈ سم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ رانیہ نے اسے دیکھتے ہی نظریں جھکالیں جب کہ دھڑکنوں میں ایک شور مچ گیا۔

"کیسی ہیں آپ؟"

منہاج اس کے پاس آ کے نرمی سے پوچھنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

میرا من مر مشا انصاری

رانیہ نے پل بھر اس کے چہرے کو دیکھا پھر جواب دیا۔

"آپ کے بغیر میرا گھر اور خاص طور پر میری یہ لاڈلی بہت اداس ہو گئی ہے"

منہاج نے بہت محبت سے رانیہ کا چہرہ دیکھا تھا۔

"رات میں میں گھر آ جاؤں گی"

منہاج کی بات پر رانیہ دھیرے سے مسکرائی۔

"میں لینے آ جاؤں گا"

منہاج بھی پیار سے کہہ کر واپس اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا تھا جب کہ رانیہ میرال کو لے کر گھر میں آ گئی لیکن سامنے سعد کو کھڑا دیکھ چوکی۔

"رانیہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

سعد نے بولنے سے پہلے اس کی اجازت چاہی تھی۔

"بولو"

رانیہ نے سخت لہجہ رکھ اسے اجازت دی۔

میرا من مر مشا انصاری

"ایم سوری، رانیہ مجھے تمہیں اس طرح نہیں چھوڑنا چاہیے تھا، مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے، میں نادم ہوں یار پلیز میرے پاس واپس آ جاؤ، اس ایک بچی اور اس کے باپ کے ساتھ تم اپنی زندگی خراب کر رہی ہو، تم سے دور ہو کے مجھے احساس ہوا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں"

سعد نے آنکھوں میں نمی لائے رانیہ کو مخاطب کیا۔

"میرا ل بیٹا آپ اوپر جاؤ، ماما آتی ہیں"

رانیہ نے میرا ل کی کمر تھپک کر اسے اوپر بھیجا اور پھر سخت تاثرات لئے سعد کی جانب متوجہ ہوئی۔

"تم نے میرے اس برے وقت میں میرا ساتھ چھوڑا تھا جب میرے پاس تمہارے سوا کچھ نہیں تھا اور میرے شوہر نے مجھے اس وقت سہارا دیا تھا جب ہر کسی نے مجھے چھوڑ دیا تھا، میرا شوہر تم سے لاکھ گنا بہتر ہے، برا وقت برا نہیں ہوتا بلکہ وہ اچھے اور برے چہروں کی پہچان کر دیتا ہے، آئندہ کے بعد اس قسم کی بات اپنے منہ سے مت نکالنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

وہ شہادت کی انگلی دکھا کے اس تنبیہ کرتی تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔

@@@@

میرا من مرثا انصاری

سب کچھ معمول جیسا ہو گیا تھا، رانیہ واپس گھر آگئی تھی بس فرق اتنا آیا تھا کہ اب رانیہ اور منہاج کے درمیان تھوڑی بہت بات چیت شروع ہو گئی تھی، میرال نے اب اسکول جانا شروع کر دیا تھا، رانیہ کی زندگی تو سکون سے گزر رہی تھی مگر منہاج دن بہ دن اندر ہی اندر گھٹ رہا تھا، مبشرہ کا دیا ہوا دھوکا وہ بھلا نہیں سکا تھا، مبشرہ نے اس سے بڑے بزنس مین سے شادی کر لی تھی، کسی کو بھی نہیں پتا تھا کہ منہاج کے دل پر کیا گزری ہے، وہ اوپر سے مضبوط اور مطمئن دکھتا تھا کیونکہ وہ مرد تھا اور مردوں کو تو اپنے دکھ چھپانے ہی پڑتے ہیں۔ رانیہ اور منہاج کی شادی کو کافی عرصہ ہو گیا تھا، پہلے تو کشملا بیگم نے رانیہ کی بیماری کی وجہ سے اسے کچھ نہ بولا لیکن اب رانیہ بہتری کی طرف آگئی تھی اور پھر منہاج کی تنہائی ان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں تھی، وہ رانیہ کو سمجھاتی تھیں کہ وہ منہاج پر دھیان دے، اس کے دکھ درد بانٹے مگر رانیہ کی پہل کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ منہاج نے رانیہ کی دونوں بہنوں کی شادی کا خرچہ اٹھایا تھا۔ آج ثنا اور حنا کی بارات تھی، پوری تقریب بہت اچھے سے نمٹ گئی تھی، منہاج نے صرف بولا نہیں تھا بلکہ اس نے اپنی ساس کو ماں کا درجہ دے کر ان کا بیٹا بن کے دکھایا تھا، بہت دھوم دھام سے دونوں بہنوں کی شادی ہوئی تھی اور دونوں ہی خوشی خوشی اپنے گھر رخصت ہو کے چلی

میرا من مر مشا انصاری

گئیں۔ منہاج نے رانیہ کی امی سے بہت ضد کی کہ وہ ان کے گھر چلیں لیکن وہ نہ مانیں جس کے بعد منہاج نے ہر ماہ ان کا خرچ گھر پر بھیجے کا فیصلہ کیا۔

میرج ہال سے رانیہ سیدھا گھر آگئی تھی لیکن اپنی دونوں بہنوں کی رخصتی کے بعد وہ روئی جا رہی تھی اور میرال اس کے پاس بیٹھ کر اسے چپ کر رہی تھی۔ رانیہ سرخ رنگ کی ریشمی ساڑھی پہنی ہوئی تھی جس پر بال اسٹریٹ کرکھولے گئے تھے، کانوں میں سونے کی بڑے بڑے آویزے اس کا لک مکمل کر رہے تھے۔ اپنی میچنگ کر کے اس نے میرال کو بھی سرخ رنگ کی فراک پہنائی تھی۔ آج کی تقریب میں اس فیملی کو دیکھ لوگ عیش عیش کر رہے گئے۔

منہاج رانیہ سے کچھ بات کرنے کی غرض سے کمرے میں آیا تو دیکھا وہ رو رہی تھی۔ اپنے باپ کو دیکھتے ہی میرال بیڈ پر کھڑے ہو کے منہاج کے روبرو آکھڑی ہوئی۔

"باباجب بھی میں روتی ہوں تو آپ مجھے فور ہیڈ پر کس کر کے اور ہگ کر کے مجھے چپ کراتے ہیں، ماما بھی کتنا رو رہی ہیں انہیں بھی ایسے ہی کس اور ہگ کر کے چپ کرائیے"

READERS CHOICE

میرا من مر مشا انصاری

میرال معصومیت میں بولی جا رہی تھی جب کہ اس کی بات سن کر روتی ہوئی رانیہ بری طرح اچھل گئی جب کہ دوسری طرف منہاج تجسس سے رانیہ کی جانب دیکھنے لگا۔ وہ آج اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ منہاج کی نظریں اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔

"اچھا جی چلو ایسا کر لیتے ہیں"

رانیہ شرم سے خود میں سمٹی تو منہاج شرارت سے کہتا اس کی جانب بڑھ گیا، رانیہ کو لگا اس کی رگوں میں خون کی طغیانی آگئی ہو۔ منہاج نے رانیہ کے پاس جا کے اسے شانوں سے پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیا اور پھر پورے استحقاق سے اس کی پیشانی پر لب رکھ کر اپنے حق اور محبت کی پہلی مہر ثبت کر گیا جب کہ منہاج کی اس حرکت پر رانیہ کا جسم بری طرح لرزنے لگا جسے منہاج نے محسوس کر لیا تھا۔

"میرو مجھے یاد آ یادو آپ کو بلارہی تھیں"

منہاج نے رانیہ کی جانب سے توجہ ہٹائی اور میرال کو دیکھ کر ایسے رنکٹ کیا جیسے واقعی اسے کچھ یاد آیا ہو، اس کی بات سن کر میرال کمرے سے باہر نکل گئی۔

میرا من مر مشا انصاری

"میں میرال کو چنچ کر وا کے آتی ہوں"

اپنے بالکل قریب کھڑے وجیہہ مرد کو اور اس کی خمار بھری نظروں کو دیکھ رانیہ جھجھکتی ہوئی وہاں سے فرار ہونے کے لئے بھاگنے لگی جب منہاج نے چوڑیوں سے بھرا اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا، رانیہ جھٹکے سے اس کے حصار میں قید ہو گئی تھی۔

"اچھی بیویاں شوہروں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتیں"

اس کے ارادے سمجھ کر منہاج نے اس کے گرد مضبوطی سے ہاتھ باندھے اور اس کے کان میں سرگوشی کی، رانیہ خاموشی سے گردن اچکائے مبہوت ہوتی منہاج کے چہرے کے نقش دیکھنے لگی، وہ بہت پرکشش نین نقش کا مالک تھا۔ اس وقت اسے واقعی اس لڑکی کی بد نصیبی پر ترس آیا تھا جس نے منہاج جیسے شوہر کو ٹھکرایا تھا۔

"پیار الگ رہا ہوں کیا"

اسے خود کو یوں تکتا دیکھ منہاج شرارت سے پوچھنے لگا۔

"آپ تو مجھے ہمیشہ ہی پیارے لگتے ہیں"

میرا من مر مشا انصاری

وہ اس کے سحر میں جکڑی نرمی سے بولنے لگی۔

"لگتی تو آپ بھی مجھے بہت پیاری ہیں لیکن اس بندہ ناچیز کو آج آپ نے زیر کر دیا ہے اپنے حسن کی بدولت نہیں بلکہ اپنی معصومیت کی بدولت، اس بندے کا دل آگیا ہے اپنی چھوٹی سی بیوی پر اور یہ دل ضد کر رہا ہے کہ اسے اپنی چھوٹی سی بیوی کو ہمیشہ بہت پیار دینا ہے، کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتی ہیں؟؟"

منہاج اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھمبیرگی سے پوچھنے لگا۔ اس کی بات کا کوئی جواب دینے کے بجائے رانیہ نے سکون سے اس کے سینے پر سر رکھ کر اپنا دل اس کے سپرد کر دیا تھا۔

@ @ @ @ @

ہمسفر محبت کرنے والا اور خیال رکھنے والا ہو تو زندگی کس قدر حسین ہو جاتی ہے اس بات کا احساس اب ان دونوں کو ہونے لگا تھا، وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے تھے، اب زیادہ تر وقت دونوں ساتھ گزارتے تھے، منہاج پر توجہ دینے کے بعد بھی رانیہ میرال سے فراموش نہیں ہوئی تھی، وہ میرال کو بھی اتنی توجہ، اتنی محبت اور اتنا ہی وقت دیتی جتنا وہ منہاج کو دیتی۔ رانیہ کی بیماری مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی آج اس کا ملک کے نامور ڈاکٹر سے اپائونٹمنٹ تھا تا کہ ان سے چیک اپ کر کے رانیہ کی بیماری کی

میرا من مرمشا انصاری

جانب سے تسلی ہو جائے۔ منہاج اور رانیہ میرال کے ہمراہ چیک اپ کروا کے روم سے باہر نکلے تو سامنے سے آتی مبشرہ کو دیکھ ایکدم ہی منہاج اپنی جگہ پر رک گیا۔ مبشرہ اکیلی ہی تھی اس لئے جان بوجھ کر منہاج کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"یہ ہے تمہاری بیوی، سنا ہے بیچاری کو کوئی بیماری ہے، وہی میں کہوں تم سے کسی نارمل لڑکی نے شادی کیسے کر لی، میرے بدلے یہ بیمار ہی تمہارے نصیب میں لکھی جانی تھی ویسے تمہیں کیا لگتا ہے یہ چھٹانک بھر کی لڑکی تم سے محبت کرے گی، تم سے وفاداری کرے گی، یہ صرف تمہیں استعمال کر رہی ہوگی، تم جیسے ہی اس کا علاج کراؤ گے اور یہ صحت مند ہو جائے گی تو یہ بھی تمہیں چھوڑ دے گی مسٹر منہاج"

مبشرہ سینے پر ہاتھ باندھے تنفر سے بول رہی تھی، اس کی باتیں سن کر منہاج کی آنکھوں میں خون اتر گیا تھا جب کہ رانیہ کا سر شرمندگی سے جھک گیا۔

"خبردار جواب تم نے میری بیوی کے خلاف ایک لفظ بھی بولا، یہی کھڑے کھڑے زمین میں گاڑ دوں گا تمہیں، اسے جسمانی بیماری ضرور تھی لیکن پھر بھی وہ تم جیسی ذہنی بیمار عورت سے مختلف

میرا من مر مشا انصاری

ہے۔ جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے نہ اس کا ایک دن تمہیں اندازہ ضرور ہو گا ابھی تم عروج کے نشے میں ہو، میری زندگی سے چلی گئی ہو نہ اب خدا را میری زندگی میں زہر گھولنا بند کر دو"

منہاج نے درشتگی سے کہہ کر رانیہ کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھنے لگا جب اچانک سے اسے محسوس ہوا رانیہ آگے نہیں بڑھنا چاہتی تھی وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑی تھی، منہاج نے حیرت سے پلٹ کر رانیہ کی جانب دیکھا جو تاسف بھری نظروں سے مبشرہ کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا کمی ہے میرے شوہر میں جو انہیں مجھ جیسی بیمار لڑکی ملنی چاہیے تھی، یہ تو ان کی اچھائی ہے جس کی وجہ سے میری بیماری ختم ہو گئی، مجھے لگتا ہے آپ کو کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے ورنہ ان کے اندر ہر وہ خوبی ہے جو ایک لڑکی اپنے لائف پارٹنر سے چاہتی ہے اور دوسری بات میرے شوہر میری دنیا ہیں، میں ان کے ساتھ دل سے مخلص ہوں، ہر انسان کو اپنے جیسا نہیں سمجھنا چاہئے، ہر لڑکی آپ کی جیسی نہیں ہوتی درحقیقت انسان خود جیسا ہوتا ہے سامنے والے کو وہ ویسا ہی سمجھتا ہے، آپ کو اللہ نے ہر چیز دی تھی، اتنا اچھا شوہر اتنی پیاری بیٹی اتنا سکون والا گھر اور آپ ان سب چیزوں کو ٹھکرا کے چلی گئیں صرف اس لئے کہ منہاج نے آپ کو دنیا سے بچا کے رکھا ہوا تھا، وہ آپ کی کلب پارٹیز اور دوسری سرگرمیوں کے

میرا من مرثا انصاری

خلاف تھے، پہلے میں خود کو اس دنیا کی بدنصیب لڑکی سمجھتی تھی اب میرا نظریہ بدل گیا، آپ جیسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے جان بوجھ کر اپنے نصیبوں کو برباد کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا ہے "

رانیہ نے سنجیدگی سے کہتے مبشرہ کے منہ پر اس کی اوقات دے ماری تھی جب کہ منہاج حیرت سے رانیہ کو دیکھ رہا تھا اس کی بیوی کو بولنا بھی آتا تھا وہ آج واقعی رانیہ سے کافی امپریس ہوا تھا۔ رانیہ منہاج اور میرال کے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئی تھی جب کہ ضبط کے مارے مبشرہ دانت پیس کر رہ گئی۔

@@@@

وہ مبشرہ کو منہ پر سنا تو آیا تھا لیکن مبشرہ کی بات سے وہ دل میں کہیں ڈر گیا تھا، جب وہ مبشرہ کو شادی کر کے لایا تھا تب وہ بالکل نارمل تھی لیکن وقت کے ساتھ اپنے انداز بدل کر اس نے منہاج کے دل کو بہت بری چوٹ پہنچائی تھی، دودھ کا جلا چاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے اور یہی حال منہاج کا تھا وہ عجیب سے ڈر میں مبتلا ہو گیا تھا، اسے اور اس کی بیٹی کو رانیہ کی عادت ہو گئی تھی اگر رانیہ بھی ان دونوں کو ایسے ہی چھوڑ کر چلی گئی تو وہ کیا کرے گا، اس کی عجیب سی کیفیت ہو گئی تھی۔ گھر آ کے بھی مبشرہ کی باتیں اس کے ذہن میں گونجنے جارہی تھیں، وہ انسان تھا دل رکھتا تھا جو چیز اسے ٹھیس پہنچائے وہ ان سے بچتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اب وہ اک بار پھر ٹوٹا تو کبھی ٹھیک نہیں ہو پائے گا، وہ خاندانی دولت مند

میرا من مر مشا انصاری

نہیں تھے دن رات محنت کرنے کے بعد منہاج آج اس مقام پر پوچھا تھا، ساری رات وہ بس یہی باتیں سوچتا رہا تھا۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو رانیہ برابر میں سو رہی تھی، وہ روز صبح اٹھ کر اسے اٹھاتا تھا مگر آج ذہن ڈسٹرب ہونے کی وجہ سے اس نے رانیہ کو جگانے کا ارادہ ترک کر دیا کہیں الجھنوں میں الجھ کر وہ کسی بات سے رانیہ کا دل ہی نہ دکھادے، وہ خاموشی سے تیار ہو کے آفس چلا گیا تھا، سارا دن بھی اس کا اسی ٹینشن میں گزر گیا، رات میں وہ گھر آیا تو ہال کمرے میں بیٹھی رانیہ میرال کو ہوم ورک کر رہی تھی، اسے دیکھتے ہی اس کی جانب لپکی۔ اس کا کوٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور پھر پانی لینے کچن میں چلی گئی۔ منہاج روز آفس سے آ کے اس کے ماتھے کو چومتا تھا لیکن آج وہ کہیں گم صم تھا، رانیہ نے اس بات پر بھی اتنا دھیان نہیں دیا، اسے احساس ضرور ہوا تھا لیکن یہی سوچ کر کہ وہ تھکا ہوا ہو گا اس نے نظر انداز کر دیا۔ ملازمہ نے کھانے کا پوچھا تو منہاج کھانے کا منع کر کے اپنے کمرے میں چلا گیا، رانیہ میرال اور کشمالا بیگم کے ساتھ ہی کھانا کھانے لگی کیونکہ میرال اس کے ہاتھ سے کھانا کھاتی تھی، کبھی کبھی سامنے والے کی زندگی برباد کرنے کے لئے ہمیں کسی عمل کی ضرورت نہیں پڑتی ہماری چند باتیں ہی اس انسان کو تباہ کر کے رکھ

میرا من مر مشا انصاری

دیتی ہیں اور یہی حال مبشرہ کا تھا جس نے اپنی چند باتوں سے رانیہ اور منہاج کی ہنستی بستی زندگی میں زہر گھول دیا تھا۔

@@@@

منہاج کمرے میں آ کے بیڈ پر لیٹ گیا تھا جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا رانیہ کا فون جگمگانے لگا، مسلسل نوٹیفکیشنز کی آواز سے تنگ ہو کے منہاج نے موبائل سائلنٹ موڈ پر لگانے کی غرض سے اٹھایا تو سامنے نظر آتے میسج دیکھ چونک گیا۔ یہ سعد کے میسج تھے جن میں وہ رانیہ کو فورس کر رہا تھا کہ وہ اس سے ملنے اپنی امی کے گھر آ جائے، وہ منہاج کو چھوڑ کر اس کے پاس آ جائے، منہاج اس کے قابل نہیں ہے، ایسے کتنے میسجز منہاج نے پڑے اور پھر موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا، اس کی آنکھوں کے سامنے ماضی گھوم گیا بالکل اسی طرح مبشرہ کے موبائل پر بھی اس نے بزنس مین حمدان شیخ کے میسج دیکھے تھے جب اس نے مبشرہ سے پوچھا تو اس نے یہی بتایا کہ بس ایسے ہی وہ اسے پریشان کر رہا ہے، منہاج مبشرہ پر حد سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا اس لئے اس بات پر اتنا دھیان نہیں دیا تھا، میسجز کے بعد وہ حمدان سے ملنے جانے لگی تھی، پورا پورا دن گھر سے غائب رہتی تھی، منہاج کے پوچھنے پر اس سے لڑائی شروع کر دیتی تھی۔ مشہور ہے کہ مرد روتے نہیں ہیں مگر مبشرہ نے اس کا دل اتنا دکھایا تھا کہ اتنا بڑا بزنس مین بھی رو

میرا من مرثیا انصاری

گیا تھا ٹوٹ گیا تھا بکھر گیا تھا، اس کا قصور کیا تھا صرف اتنا کہ؟ اپنی لائن کے دوسرے مردوں کی طرح وہ عیاش نہیں تھا وہ غیر عورت سے دل نہیں لگاتا تھا، وہ اپنی بیوی کے ساتھ دل و جان سے مخلص تھا، اس کا قصور صرف یہی تھا کہ وہ اچھا اور سادہ تھا۔

"کیا ہوا آپ کو؟ آپ نے کھانا بھی نہیں کھایا؟"

رانیہ کی آواز سن کر وہ ہوش میں واپس آیا، وہ اس کے قریب مضطرب سی کھڑی تھی۔ منہاج کو ایک دم ہی اس کی شکل میں مبشرہ کی شکل دکھنے لگی، مبشرہ کی آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہے تھے، اس کی آنکھوں میں جلن ہونے لگی، اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کو دل کا دورہ پڑ جائے گا۔

"امی مجھے بلار ہی تھیں، میں کل امی کے چلی جاؤں"

اس کی کیفیت سے بے خبر رانیہ بھولپن سے اس سے اجازت مانگنے لگی، اس کی اس بات نے منہاج کے دل میں موجود شک کو یقین میں بدلنے کا کام کر دیا، وہ اپنی امی کے جانا چاہتی تھی یعنی وہ سعد سے ملنے جا رہی تھی۔ منہاج کو دل کے مقام پر چبھن سی ہونے لگی۔

"جہاں جانا ہے جاؤ پلینز مجھے اکیلا چھوڑ دو"

میرا من مر مشا انصاری

وہ ایک دم سے چلایا اور بیڈ سے تکیہ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ اس کا یہ رویہ دیکھ رانیہ حیران رہ گئی، اس کے ساتھ تو کیا بلکہ رانیہ نے اسے کسی کے بھی ساتھ ایسا برتاؤ کرتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ منہاج کے پاس جا کے اس سے پوچھنا تو چاہتی تھی کہ اسے کیا ہوا لیکن اس کا غصہ اور سپاٹ چہرہ دیکھ رانیہ کی ہمت ہی نہ پڑی۔ اس نے میرال کو اپنے پاس سلا یا اور پھر خود بھی بیڈ پر لیٹ گئی۔ کمرے سے نکل کر منہاج نے سلپنگ پلزلیں اور ڈرائنگ روم میں آ کے صوفے پر لیٹ گیا، ذہنی و قلبی افیت نے اسے مکمل طور پر اپنے قابو میں لے لیا تھا، ایک بار پھر اس پر وہ نوبت آگئی تھی جب وہ نیند کی گولیوں کا محتاج ہو گیا تھا۔

@@@@

آنکھ کھلتے ہی وہ کمرے سے نکل کر باہر آئی ملازم سے منہاج کے بارے میں پوچھا جس کے بعد ملازم نے بتایا کہ منہاج صبح ہی آفس چلا گیا تھا، رانیہ کو دکھ ہوا وہ سوچ کر سوئی تھی کہ صبح تک جب منہاج کا موڈ ٹھیک ہو گا تو وہ رانیہ سے بات کرے گا لیکن حالات اس کے برعکس تھے، رانیہ کے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ منہاج کو ہو کیا گیا تھا اس نے آج تک اس طرح نہیں کیا تھا۔ میرال کو کشمالا بیگم نے تیار کر کے اسکول بھیج دیا تھا، اتنا عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے کشمالا بیگم اور منہاج نے رانیہ پر گھر کی زیادہ ذمہ داریاں نہیں

میرا من مر مشا انصاری

ڈالی ہوئی تھیں۔ رانیہ دوپہر تک منہاج کی کال کا انتظار کرنے لگی، میرال اسکول سے آ کے سو گئی تھی جب رانیہ نے فیصلہ کیا کہ وہ منہاج کے آفس جا کے پوچھے گی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔ رانیہ منہاج کے آفس کے لئے نکل گئی تھی، رانیہ کے نکلتے ہی منہاج نے گھر پر فون کیا، ملازمہ کو پتا نہیں تھا کہ رانیہ کہاں گئی ہو اس لئے منہاج کے پوچھنے پر اس نے یہی بتایا کہ رانیہ باہر گئی ہے، منہاج کو لگا کہ وہ سعد سے ملنے اپنی امی کے گھر چلی گئی اس لئے منہاج کو مزید دکھ ہوا، اس کی کنپٹیاں درد کی شدت سے پھٹنے لگی تھیں۔ راستے میں ٹریفک ہونے کی وجہ سے رانیہ منہاج کے آفس پہنچنے میں لیٹ ہو گئی تھی، ریسپشنسٹ نے رانیہ کو وٹینگ ایریا میں بٹھادیا تھا چونکہ منہاج کی اندر میٹنگ چل رہی تھی لیکن پھر بھی اس نے منہاج کو آگاہ کر دیا۔ ایک گھنٹہ دو گھنٹے اور پھر تین گھنٹے گزر گئے رانیہ کو انتظار کرتے ہوئے لیکن منہاج کی طرف سے کوئی ریسپونس نہیں آیا، ریسپشنسٹ کو اس چھوٹی سی لڑکی پر ترس آیا اس لئے وہ خود منہاج کے پاس گئی اگلے پانچ منٹ بعد وہ رانیہ کے سامنے کھڑی تھی۔

"سربول رہے ہیں آپ گھر جائیں وہ گھر آ کے بات کریں گے"

اس لڑکی کی بات سن کر رانیہ کا دل کیا دھاڑے مار مار کر روئے، وہ کب سے باہر بیٹھی منہاج کا انتظار کر رہی تھی اور وہ اندر سکون سے بیٹھا اس سے ملنے کے لئے تیار نہیں تھا، بھیگی آنکھوں کے ساتھ رانیہ

میرا من مر مشا انصاری

منہاج کے آفس سے نکل کر سامنے سرسبز پارک میں آگئی۔ نیلی شام نے آسمان کو اپنے رنگ سے بھر دیا تھا۔ سورج دور چھپتا جا رہا تھا۔ وہ پارک میں آ کے ایک بیچ پر افسردہ سی بیٹھ گئی، وہ بہت حساس تھی، منہاج کا یہ سلوک برداشت نہیں کر پار ہی تھی، زندگی نے ایک بار پھر اسے آزمائش کے مقام پر لا کے کھڑا کر دیا تھا، وہ کھوئی کھوئی آنکھوں سے پارک میں چلنے والے لوگوں کو دیکھنے لگی جب اس کی نظر ایک کپل پر پڑی، مبشرہ اپنے شوہر حمدان شیخ کے ساتھ وہاں چہل قدمی کر رہی تھی، وہ رانیہ کو دیکھ چکی تھی اس لئے اپنے شوہر کو کچھ کہہ کر رانیہ کی طرف چلی آئی۔ مبشرہ کو دیکھتے ہی رانیہ خود کو نارمل ظاہر کرانے لگی مگر اس کی بھیگی آنکھیں سب ظاہر کر گئی تھیں۔

"رور ہی ہو؟ مجھے پہلے ہی پتا تھا! تمہیں کیا لگ رہا تھا تم اپنی کم عمری اور خوبصورتی سے منہاج کا دل جیت لو گی؟ شکل صورت، رکھ رکھاؤ، تعلیم ہر چیز میں تم سے بہتر تھی لیکن میں پھر بھی اس کا دل نہیں جیت سکی تھی تم تو پھر بیمار، کم پڑھی لکھی، غریب، کم صورت لڑکی ہو تمہیں وہ کیسے اہمیت دے سکتا ہے، صاف بات تو یہ ہے کہ وہ عورت ذات کو اپنے آگے کچھ نہیں سمجھتا جب اس کا دل بھرتا ہے وہ اسے چھوڑ دیتا ہے"

READERS CHOICE

میرا من مر مشا انصاری

مبشرہ اس کے برابر میں بیٹھ کر فضول بکواس کر رہی تھی جس پر ضبط نہ کرتے ہوئے رانیہ بیچ سے اٹھی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی پارک سے نکل گئی۔ پہلے ایک مرد سے تو دھوکا وہ بھی کھا چکی تھی، تو کیا سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں، اس کے دماغ میں بھی یہی خیال آیا تھا، سعد کی طرح منہاج نے بھی ایک لمبے عرصے بعد اس سے منہ پھیر لیا تھا، اس کا دل درد سے پھٹنے لگا تھا، اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب کبھی منہاج کے گھر نہیں جائے گی اسی لئے وہ رکشے میں بیٹھ کر اپنی امی کے گھر کی طرف چل دی۔

"وجہ تھی جو میں مخلصی سے گھبرایا ہوا تھا"

"میں نادان منافقوں سے دھوکا کھایا ہوا تھا"

"دودھ کے جلے چاچھ بھی پیتے ہیں پھونک پھونک کر"

"یہی وجہ تھی جو میں تم سے کترایا ہوا تھا"

"دل اجاڑ کر لوگ بڑے آرام سے آگے بڑھ گئے"

"اسی لئے ٹوٹا دل اوروں سے چھپایا ہوا تھا"

"تم آئے زندگی میں تو بڑی مشکل سے ہمت کی"

میرا من مر مشا انصاری

"ورنہ غم اٹھا کے یہ دل بھی مرجھایا ہوا تھا"

(مر مشا انصاری)

وہ پارک سے اپنے گھر جانے کے بجائے اپنی امی کے گھر آگئی، وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ منہاج پر مسلط نہیں ہوگی، وہ امی کے گھر آئی تو امی چچی کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اسے دیکھتے ہی خوش ہو گئیں۔

"ارے رانیہ بیٹا بہت دنوں بعد چکر لگا یا منہاج کے ساتھ آئی ہو؟"

اماں نے بہت خوشی سے اسے دیکھتے کہا، وہ جو بجھی ہوئی تھی ان کی آنکھوں میں جلتے دیئے دیکھ ضبط سے مسکرا دی۔

"نہیں امی وہ نہیں آئے آفس میں تھے"

اس نے چچی کے سامنے کچھ بولنے سے گریز کیا ورنہ تو دل کیا اماں کے سامنے پھوٹ پھوٹ کے رو دے اور ان کو بتائے کہ اب وہ واپس نہیں جائے گی۔

"بچی کا دل کر رہا ہو گا ماں سے ملنے کا تب ہی شوہر کے بغیر آگئی ورنہ منہاج کہاں رانیہ کو خود سے دور کرتا ہے"

میرا من مر مشا انصاری

رانیہ کے پاس دولت ہونے کی وجہ سے فہمیدہ چچی کے تورنگ ہی بدل گئے تھے، وہ بڑے شیریں لہجے میں مسکراتے ہوئے بولیں تو رانیہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

وہ چند گھنٹے اماں کے ساتھ بیٹھی رہی، فہمیدہ چچی نیچے جا چکی تھیں، اماں کب سے اس سے منہاج کے بارے میں ہی پوچھے جارہی تھیں اور یہ بھی کہ منہاج پیسے کب بھجوائے گا، منہاج کے پیسوں سے ہی تو یہ گھر چل رہا تھا۔ ماں کی باتیں سن کے رانیہ کا وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا، وہ اپنی ماں کی آس ختم نہیں کرنی چاہیے تھی اس لئے اماں کو گھر جانے کا بول کراٹھ کھڑی ہوئی، اماں کے گھر سے نکل کر وہ سڑک پر پیدل چلنے لگی، گھر سے پیسے وغیرہ تو وہ لائی نہیں تھی اس لئے پیدل ہی اپنی چھوٹی بہن کے گھر کی طرف چل دی۔

بہن کے گھر جا کے اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، چند پلوں بعد دروازہ کھلا تو رانیہ کو دیکھ اس کی چھوٹی بہن کا بچھا چہرہ ایک دم ہی کھل گیا، رانیہ کسی کے گھر نہیں جاتی تھی اور اب سب رانیہ کو بھانؤ دیتے تھے کیونکہ سب جانتے تھے رانیہ اب مالی امداد کر سکتی تھی۔

"آپی آئیں نہ اندر"

READERS CHOICE

میرا من مر مشا انصاری

اس نے رانیہ کو اندر لاکے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا خود چائے بنانے چلی گئی، اس کا شوہر بھی گھر میں موجود تھا رانیہ کو حیرت ہوئی شاید وہ جاب لیس تھا۔

رانیہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اپنی بہن کا انتظار کرنے لگی پھر کچھ لمحوں بعد اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی لیکن کچن میں پہنچنے سے پہلے ہی اس کے قدم اپنے بہنوئی کی آواز پر تھم گئے۔

"رانیہ گھر پر آئی ہے بہت اچھا موقع ہے اس سے پیسوں کی بات کرو، اتنا پیسہ ہے اس کے پاس اپنی بہن کی مدد کر دے گی تو کم نہیں ہو جائے گا، امیر زادے سے شادی کی ہے اس نے ہمیں بھی تو کچھ فائدہ ہو اس امیری کا"

بہنوئی کی غرض میں ڈوبی آواز سن کر وہ واپس ڈرائنگ روم میں آ کے بیٹھ گئی، وہ جن لوگوں کے پاس مدد کے لئے جا رہی تھی وہ الٹا اسی سے مدد طلب کر رہے تھے۔ وہ سمجھ گئی تھی یہاں اس کا بالکل گزارا نہیں اس لئے وہ چائے پینے کے بعد وہاں سے اٹھ گئی۔ سڑک پر واپس آ کے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے، دماغ بالکل خالی ہو گیا تھا لیکن ابھی بھی ایک آس تھی اس کی چھوٹی بہن حنا، باقی بہنوں کے مقابلے میں

میرا من مر مشا انصاری

وہ اور اس کا شوہر دل کا بہت اچھا تھا، رانیہ کو لگا شاید وہ لوگ اس کو اپنے گھر میں پناہ دے دیں اس لئے وہ حنا کے گھر کی طرف نکل گئی، حنا کا گھر اگلے سیکٹر میں تھا وہ پیدل ہی یہ سفر طے کرنے لگی۔

@@@@

وہ گھر آیا تو کشمالہ بیگم اور میرال دونوں بے چینی سے اس کی منتظر تھیں۔

کیا ہوا؟؟

ان کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھ وہ تعجب سے پوچھنے لگا۔

"رانیہ گھر نہیں آئی ہے، پتا نہیں کہاں چلی گئی، اس کی والدہ کو بھی فون کر کے پوچھا میں نے، وہ کہنے

لگیں تھوڑی دیر بیٹھ کر چلی گئی، اس کی بہنوں کو بھی فون کیا مگر وہ کسی کے گھر نہیں گئی"

کشمالہ بیگم اضطراب سے بتانے لگیں، ان کی بات سن کر منہاج کے ماتھے پر بل پڑ گئے، اسے احساس ہوا

کہ اسے رانیہ کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا پتا نہیں وہ اس سے ناراض ہو کے کہاں چلی گئی تھی۔

READERS CHOICE

"بابا مجھے ماما کے پاس جانا ہے"

میرا من مر مشا انصاری

میرال نے معصومیت سے منہاج کے دونوں ہاتھ تھامے تو منہاج کا کلیجہ کٹنے لگا۔ صرف اس کی بیٹی ہی نہیں بلکہ وہ بھی رانیہ کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا، اس نے نظریں پورے گھر میں گھمائیں، گھر کے در و دیوار بھی اداس تھے، ملازم بھی بجھے ہوئے تھے، کشمالہ بیگم اور میرال بھی اداس تھیں اور وہ؟ وہ خود بھی تو بہت بے چین اور الجھا ہوا تھا۔ رانیہ کے بغیر سب کچھ بہت عجیب اور ادھوراسا تھا۔

"بیٹا ماما اپنی کسی فرینڈ کے گھر ہوں گی، میں دیکھتا ہوں"

منہاج اس کے سر پر پیار کر کے گھر سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔

@ @ @ @ @

چند منٹ مسلسل چلنے کے بعد وہ حنا کے گھر پر موجود تھی، حنا اس سے بہت اچھے طریقے سے ملی، اچھے طریقے سے تو اس سے اب سب ہی ملتے تھے کیونکہ اس کے پاس منہاج جو تھا۔

"حنا کیا میں چند دن تمہاری طرف گزار لوں؟ اس نے بہت ہچکچاتے ہوئے اپنی بہن سے پوچھا۔

"کیا ہوا منہاج بھائی سے لڑائی ہوئی ہے کیا؟"

میرا من مر مشا انصاری

حنافور اپریشانی سے پوچھنے لگی۔

"نہیں بس ایسی دل گھبرار ہاتھا تو سوچا کچھ دن یہاں گزار لوں"

اس نے بہت ہچکچاتے جواب دیا۔

"آگر ایسی بات ہے تو کوئی مسئلہ نہیں آپ آپی یہاں رہ لو لیکن منہاج بھائی سے جھگڑا ہوا ہے تو گھر

جا کے اسے ختم کرو، منہاج بھائی بہت اچھے انسان ہیں، ایسے انسان اس دنیا میں بہت کم ہیں"

حناسے سمجھانے لگی، رانیہ نے اس کی بات غور سے سنی اور اثبات میں سر ہلادیا،

"نہیں حنا ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہوا بس میں دو تین دن میں چلی جائوں گی"

رانیہ نے بامشکل مسکراتے اسے جواب دیا تو وہ مطمئن ہو گئی۔

@@@@

وہ سڑک پر بلا وجہ ہی گاڑی دوڑا رہا تھا، اسے نہیں پتا تھا رانیہ کہاں گئی ہے، وہ اسے کہاں ڈھونڈے اسے

سمجھ نہیں آ رہا تھا، وہ جا کہاں سکتی تھی اپنی امی یا بہنوں کے مگر کشمالہ بیگم سب سے پوچھ چکی تھیں وہ

کہیں نہیں تھیں، کشمالہ بیگم حنا سے پوچھنا بھول گئی تھیں اور منہاج کو لگا کہ انہوں نے سب سے پوچھ

میرا من مر مشا انصاری

لیا ہو گا وہ دوبارہ سب سے پوچھ کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ آدھی رات تک وہ یونہی گاڑی دوڑانے کے بعد گھر آیا تو میرال ڈرائنگ روم میں صوفے پر سو رہی تھی۔ کشمالہ بیگم بھی اس کے پاس بیٹھی متفکر دکھائی دے رہی تھیں۔

"اس نے کھانا نہیں کھایا بس رانیہ کے پاس جانے کی ضد کر رہی تھی"

کشمالہ بیگم بیچارگی سے بولی تھیں، ان کی بات سن کر منہاج نے لب بھنچے اور جھک کر میرال کو صوفے سے اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، کمرے میں آ کے اس نے میرال کو بیڈ پر لٹا کے تھپکا اور خود بیڈ کرائون سے ٹیک لگا کے بیٹھ گیا یقیناً ساری رات اب اسے بھی نیند نہیں آنی تھی۔

@@@@

اگلے دن وہ آفس نہیں گیا تھا، میرال نے بھی اسکول کی چھٹی کر لی، اس کی بس ایک ہی رٹ تھی کہ اسے اس کی ماں چاہیے، منہاج اس کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ سمجھنے کو تیار نہیں تھی، جیسے تیسے کر کے منہاج کشمالہ بیگم اور گھر کے ملازمین نے مل کر میرال کو کھانا کھلایا اور اسے سلا دیا، گھر میں ایک دم عجیب پریشانی آگئی تھی، سب ہی اضطراب کا شکار تھے، رانیہ کے جانے کے بعد منہاج اور میرال دونوں ہی اجرٹنے لگے تھے۔

میرا من مر مشا انصاری

@ @ @ @ @

وہ بالکونی میں کھڑا سیگریٹ پی رہا تھا، دودن ہو گئے تھے رانیہ کو گئے ہوئے، یہ دودن اس پر بہت بھاری تھے، وہ آفس بھی نہیں جاسکا تھا، اس وقت بھی وہ رف سے حلیے میں موجود تھا، آنکھوں میں نیند کا خمار واضح تھا، دودن سے وہ اس انتظار میں تھا کہ رانیہ خود واپس آ جائے گی، اسے لگا وہ کسی دوست کے گھر ہوگی اور غصہ کم ہونے پر آ جائے گی مگر دودن بعد بھی رانیہ نہیں آئی تھی، منہاج کو اب رانیہ کی فکر ہونے لگی تھی کہ کہیں اس کے ساتھ کوئی حادثہ تو نہیں ہو گیا تھا، اس نے رانیہ کے گھر والوں سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر آسمان کو تکتا رانیہ کے ساتھ گزارے خوشگوار پیل سوچنے لگا جب کہ اندر کمرے میں بیڈ پر میرال لیٹی سو رہی تھی، دودن میں ہی وہ بچی ماں کے پیار کے بغیر نڈھال سی ہو گئی تھی، گھر کی رونق صرف عورت سے ہوتی ہے یہ بات منہاج کو آج بہت اچھے سے سمجھ آ گئی تھی، رانیہ دن بھر گھر میں پیار بانٹتی رہتی تھی، ملازموں کا دل بھی اس سے لگا رہتا تھا، کھانا بھی وہ ملازموں کے ساتھ مل کر بناتی تھی پھر کشمالہ بیگم کے ساتھ شام کی چائے پر خوب گپ شپ لگاتی، رات میں منہاج کے ساتھ کھانا کھاتی اور اس سے دن بھر کی باتیں کرتی، منہاج کو اب بہت شدت سے احساس ہوا تھا کہ انجانے میں وہ رانیہ کے ساتھ بہت غلط کر چکا تھا

میرا من مر مشا انصاری

@ @ @ @ @

دودن سے وہ حناء کے گھر پر تھی، ابھی بھی رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ صحن میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی جب ایک دم سے اسے خیال آیا کہ اس کے بیگ میں سونے کی چین رکھی تھی، اس نے سوچا حنا کے شوہر سے کہہ کر وہ چین بیچ دے گی تاکہ کچھ پیسوں کا آسرا ہو جائے، اسی سوچ میں گم وہ حناء کے کمرے کی طرف گئی لیکن اندر سے آنے والی آواز سن کر اس کے قدم وہیں تھم گئے۔

"دودن ہو گئے یہ رانیہ جاکیوں نہیں رہی؟ مہنگائی کتنی ہے ہم دونوں کا کھانا مشکل ہو گیا ہے اس کو کیا کھلائیں گے، عجیب لڑکی ہے اتنا بڑا گھر اور پیسہ چھوڑ کر یہاں اپنی بہن کے گھر پر بے غیرتوں کی طرح پڑی ہوئی ہے"

اس کا شوہر بہت سخت لہجے میں بول رہا تھا اس کے الفاظ رانیہ کو اپنے دل پر خنجر کی طرح لگتے محسوس ہوئے، اس کی آنکھیں جھلملا گئی، وہ دوسرے کمرے میں بھاگی اور اپنا سامان بیگ میں رکھنے لگی، آنسو اس کی آنکھوں سے زار و قطار بہہ رہے تھے، وہ بے بس ہو گئی تھی، کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہاں جائے۔ ہر در اس کے لئے بند ہو گیا تھا، کوئی راہ نہیں تھی کوئی سہارا نہیں تھا۔

میرا من مر مشا انصاری

"آپی کیا ہوا؟"

اس کو سامان بیگ میں رکھتا دیکھ کمرے میں داخل ہوتی حنا شرمندگی سے پوچھنے لگی وہ اپنے شوہر کے رویے پر نادام تھی۔

"منہاج کی کال آئی ہے وہ راستے میں ہیں میں چلتی ہوں"

رانیہ نے بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف لپک گئی جب کہ حنا اثبات میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

حنا کے گھر سے نکلتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، ہاتھ پیر لرز رہے تھے، اتنی بے بسی، یہ بے بسی بہت بری چیز ہوتی ہے، دنیا اپنے اوپر بند ہوتی نظر آتی ہے۔ وہ رات کے اس پہر پیدل تنہا چل رہی تھی، اسے نہیں پتا تھا اسے کہاں جانا ہے، کافی دیر تک وہ چلتی رہی، آخر کار جب تھک گئی تو ایک فوٹ پاتھ پر بیٹھ کر رونے لگی، سڑک پر کافی سناٹا تھا اکاد کالوگ ہی نظر آرہے تھے کوئی ایسا نہیں تھا جو اس لڑکی سے آ کے اس کا حال دریافت کر لیتا، اس کا سینہ تنگ ہونے لگا تھا، سانس ایکدم ہی بوجھل ہو گیا، اسے لگا وہ تھک گئی ہے ہار گئی ہے اس کا صبر ٹوٹ رہا تھا لیکن وہ کہاں جانتی تھی صبر کا آخری حد پر جانا معجزوں کی شروعات ہوتا ہے، اس کے ساتھ بھی معجزے ہونے والے تھے، وہ جس الجھن میں پھنس گئی تھی اس

میرا من مر مشا انصاری

کے بعد اسے راحت ملنے والی تھی، وہ اب سڑک کنارے بیٹھی سسک رہی تھی جب ہی اسے محسوس ہوا کوئی اس کے سامنے آکھڑا ہو، اس نے دھیرے سے گردن اچکا کے سرخ متورم آنکھوں سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھا اور پھر حیرت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ مبشرہ سینے پر ہاتھ باندھے حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ رانیہ نے اسے دیکھتے ہی اپنے آنسو صاف کئے اور نظریں چرانے لگی

"یہاں کیوں بیٹھی ہو رانیہ"

مبشرہ کے لہجے میں پہلے کے مقابلے میں کافی بدلاؤ تھا۔ رانیہ نے اس کو جواب دینے کے بجائے سر جھکا لیا۔

"ایک کام کرو تم میرے ساتھ چلو، اس وقت تمہارا یہاں بیٹھنا مناسب نہیں"

مبشرہ کی بات سن کر وہ ایک دم چونک گئی۔

"نہیں میں نہیں جاسکتی" اس نے نفی کی مگر مبشرہ بضد تھی۔

"میں تمہارا دکھ سمجھ سکتی ہوں ہم دونوں ایک ہی مرد کی ڈسی ہوئی ہیں اس لئے چلو میرے ساتھ"

میرا من مر مشا انصاری

مبشرہ اسے ساتھ لئے گاڑی کی طرف بڑھ گئی، رانیہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی اور کیا کرتی کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ رانیہ کے بیٹھتے ہی مبشرہ گاڑی گھر کی طرف لے گئی

"یہ کون ہے؟"

مبشرہ کے ساتھ اس خوبصورت کم عمر لڑکی کو دیکھ حمدان شیخ ستائش سے پوچھنے لگا، اسکی آنکھوں میں جلتے دیئے رانیہ کو گھبراہٹ میں مبتلا کر گئے، اس نے یہاں آ کے غلطی تو نہیں کر دی وہ سوچ میں ڈوب گئی

"یہ رانیہ ہے، منہاج کی بیوی، اس کے ساتھ بھی منہاج نے وہی کیا جو میرے ساتھ کیا تھا، بیچاری روڈ پر بیٹھی تھی اس لئے میں گھر لے آئی"

مبشرہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے حمدان کو تفصیل سے آگاہ کیا تو حمدان کی نظریں رانیہ کے وجود پر اور گہری ہو گئیں، رانیہ سر جھکائے کھڑی اپنے آنسو روک رہی تھی۔

"یہ تو تم نے بہت اچھا کیا، ویسے مسٹر منہاج ایسے لگتے تو نہیں ہیں جیسے ثابت ہوئے ہیں"

حمدان نے سرتاپا رانیہ کا جائزہ لیا، سادہ سا قمیض شلوار پہنے وہ پیاری سی لڑکی تھی

میرا من مر مشا انصاری

"رانیہ تم یہاں آرام سے رہو، تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی، آؤ میں تمہیں گیسٹ روم میں دکھا دوں"

مبشرہ صوفی سے اٹھی اور رانیہ کو لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی جب کہ رانیہ کی پشت کو گھورتے حمدان شیخ کے لبوں پر ایک مشکوک مسکراہٹ ابھری تھی۔

@ @ @ @ @

اگلے دن منہاج کشمالہ بیگم کے ساتھ رانیہ کی ماں کے گھر آگیا تھا تاکہ انہیں رانیہ کی گمشدگی کے بارے میں آگاہ کر دیں، حناء اور اس کا شوہر بھی وہی موجود تھے، منہاج کی بات سن کر وہ دونوں سخت حیراں ہوئے۔

"کیا مطلب آپ کل آپنی کو لینے نہیں آئے تھے؟"

حناء متفکر ہوتی حیرانگی سے آنکھیں پھیلانے پوچھنے لگی۔

READERS CHOICE "رانیہ تمہارے گھر پر تھی؟"

منہاج نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اگلا سوال داغا تھا۔

میرا من مر مشا انصاری

"جی کل تک ہمارے گھر پر تھیں پھر وہ یہ کہہ کر چلی گئیں کہ آپ انہیں لینے آرہے ہیں"

حناء نے افسردگی سے بتایا تھا۔

"رانیہ تمہارے گھر پر تھی تو تم نے ماما کو بتایا کیوں نہیں؟"

منہاج تشویش سے پوچھنے لگا

"آئی نے مجھ سے کب پوچھا؟"

حناء نے حیرت سے کندھے اچکائے پوچھا۔

"شاید میں حناء کو کال کرنا بھول گئی تھی"

کشمالہ بیگم یاد دہانی کرتی شرمندگی سے بولیں۔

"تمہیں کچھ پتا ہے وہ کہاں گئی ہے؟"

منہاج مضطرب ہوتا پوچھنے لگا، حناء نے نفی میں سر ہلادیا اور تاسف سے اپنے شوہر کو دیکھنے لگی جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ رانیہ نے ان کی باتیں سن لی تھیں جب ہی چلی گئی۔

میرا من مر مشا انصاری

رانیہ کو مبشرہ کے ساتھ حمدان شیخ کے گھر آئے ہوئے دودن گزر گئے تھے، یہ دودن تو سکون سے گزرے تھے کیونکہ حمدان اس دوران گھر میں نہیں تھا اور رانیہ کمرے سے باہر بھی نہ نکلی تھی جس کے باعث اسکا مبشرہ سے سامنا بھی نہ ہوا البتہ مبشرہ وقت پر رانیہ کے کمرے میں ملازم کے ہاتھ کھانا بھجوا دیتی۔

منہاج نے پولیس کمپلین بھی کرادی تھی لیکن رانیہ کا کوئی پتہ نہ چلا، منہاج کے ساتھ رانیہ کے گھر والے بھی رانیہ کو ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے مگر سب ناکام رہے۔

حمدان دودن بعد گھر پر لوٹا تو مبشرہ ڈائمنگ ٹیبل پر اس کا انتظار کر رہی تھی، حمدان نے پہلے ہی مبشرہ کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ رات کا کھانا وہ لوگ ساتھ کھائیں گے۔ وہ دونوں ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا نوش فرما رہے تھے جب حمدان کو رانیہ کا خیال آیا۔

"وہ مسز منہاج کہاں ہے؟ اسے بھی کھانا پر بلاؤ"

حمدان نے مبشرہ کو حکم دیا تو مبشرہ اثبات میں سر ہلاتی رانیہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی، اس کے مطابق اس نے رانیہ کو سہارا دے کر نیکی کی تھی، جب سے وہ منہاج سے ہو سپتال میں ملی تھی اسے عجیب سی بے چینی تھی، حمدان منہاج سے یکسر مختلف تھا وہ نہ مبشرہ کو منہاج کی طرح چاہتا اور نہ ہی

میرا من مر مشا انصاری

اس پر توجہ دیتا، مبشرہ کو اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا مگر رانیہ کو اس دن سڑک کنارے بیٹھا دیکھ اس نے اپنے دل کو تسلی دی کہ منہاج واقعی ایک برا انسان تھا جس نے رانیہ کے ساتھ بھی برا کیا۔ کچھ پلوں بعد رانیہ مبشرہ کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر آئی تو حمدان کی آنکھیں چمک اٹھیں، رانیہ جھجھکتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی، تینوں نے خاموشی سے کھانا کھایا لیکن جب کھانا کھا کر رانیہ کرسی گھسیٹ کر اٹھنے لگی تو حمدان نے اسے مخاطب کیا۔

"رانیہ بیٹھو تمہیں کسی سے ملوانا ہے"

حمدان کی بات سن کر رانیہ کے ساتھ مبشرہ بھی حیران ہوئی لیکن وہ رانیہ کے سامنے حمدان سے کوئی سوال نہیں پوچھ سکتی تھی جانتی تھی حمدان رانیہ کے سامنے اسے جھاڑ دے گا۔ مبشرہ تو یہ جرات نہیں کر سکی مگر رانیہ کو یہ ضرور عجیب لگا۔

"کیا مطلب کس سے؟"

وہ چونک کر پوچھنے لگی۔

"بیٹھو پتا چل جائے گا بلبل"

میرا من مرثا انصاری

حمدان کے لبوں پر پھیلتی مکروہ مسکراہٹ نے رانیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر دی، اسے لمحے کے آخری حصے میں کچھ بہت عجیب لگا، کچھ غلط، چھٹی حس نے جیسے گھنٹی بجائی تھی، رانیہ نے نہ آنکھ دیکھا نہ تائو، دروازے کی جانب لپکی لیکن ابھی وہ دروازہ پار ہی کرتی جب تین لمبے چوڑے مرد دروازے پر نمودار ہوئے، رانیہ کی آنکھیں ایک دم پھیل گئیں۔

"حمدان کیا ہے سب؟"

یہ منظر دیکھ مبشرہ رانیہ کے حق میں بولنے کے لئے کرسی سے اٹھی اور حمدان سے پوچھنے لگی۔

"تم چپ کرو، اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو منہ بند رکھو"

حمدان نے اسے گھور کر تنبیہ کر دی تھی۔

"تم لوگ اس ننھی چڑیا کو اوپر لے جاؤ، کام ختم ہو جائے تو پھینک دینا گیسٹ روم میں"

حمدان نے ان مردوں کو مخاطب کیا تو رانیہ خوفزدہ نظروں اور بے یقینی کی کیفیت میں حمدان کو دیکھنے لگی، یہی حال مبشرہ کا بھی تھا۔

"حمدان تم پاگل ہو گئے ہو؟ تم ایسا نہیں کر سکتے"

میرا من مر مشا انصاری

مبشرہ بے یقینی سے حمدان کو دیکھتی آگے کی طرف بڑھنے لگی جب حمدان نے مضبوطی سے اس کا بازو جکڑ لیا۔

"دیکھو مبشرہ میں نے ان کو بلایا تو تمہارے لئے تھا مگر اب رانیہ آگئی ہے تو انہیں تمہاری ضرورت نہیں، پہلے میں نے تمہارے ذریعے پیسہ کمانے کا سوچا تھا مگر اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے تم میری بزنس پارٹنر بنو گی، تم لڑکیاں لانا اور میں انہیں ان لوگوں کے حوالے کر دوں گا، ہم دونوں مل کے بہت پیسے کمائیں گے"

حمدان مبشرہ کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کئے اسے اپنے غلیظ ارادوں سے آگاہ کر رہا تھا جب مبشرہ کا ہاتھ حمدان کے گال پر چھاپ چھوڑ گیا۔

"میں تمہیں رانیہ کے ساتھ ایسا ہر گز نہیں کرنے دوں گی" مبشرہ کو آج شدت سے منہاج کی کمی محسوس ہوئی تھی، منہاج کیا تھا اسے پتا چل گیا تھا۔

"جاہل عورت تیری اتنی جرات تو نے ہاتھ اٹھایا مجھ پر، میں ابھی اسی وقت تجھے طلاق دیتا ہوں"

میرا من مر مشا انصاری

حمدان نے تین جملے بول کر مبشرہ کو اس رشتے سے آزاد کر دیا تھا جب کہ اس کے اس عمل پر مبشرہ غش کھاتی رہ گئی، وہ اتنا گرا ہوا ہو گا مبشرہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی، کچھ پل وہ یو نہی سکتے میں رہی پھر اس کا سکتہ رانیہ کی چیخ سے ٹوٹا، وہ آدمی رانیہ کو گھسیٹتے اوپر لے جا رہے تھے، مبشرہ حواس بحال کرتی رانیہ کو بچانے کے لئے ان کی طرف دوڑی جب حمدان نے آگے بڑھ کر اس کے بال جکڑے اور اسے دھکے دے کر گھر سے نکال دیا، مبشرہ نے بہت کوشش کی مگر وہ خود کو چھڑانہ سکی، رانیہ کی آوازیں گھر میں گونج رہی تھیں۔

"یا اللہ اب میں کیا کروں؟"

مبشرہ پسینے سے تر ہوتی سوچنے لگی مگر کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"منہاج مدد کر سکتا ہے مگر میرا فون بھی اندر ہے میں کیسے کیا کروں"

اگلے پل اسے خیال تو آیا مگر وہ بھی کسی کام کا نہیں، وہ ننگے پیر دروازے پر کھڑی تھی، رانیہ کی چیخ و پکار کی آواز ابھی بھی آرہی تھی۔ اس سب کا ذمہ دار مبشرہ خود کو ٹھہرانے لگی، وہ خود تو گڑھے میں گری تھی ساتھ رانیہ کو بھی لے کر گری تھی، رانیہ اس کی وجہ سے اس حال میں پہنچی تھی تو اسنے ہی اب رانیہ کو بچانا تھا مگر کیسے؟؟ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا، اگلے پل اس کے ذہن میں ایک کوندا لپکا، وہ ننگے پیر بھاگتی

میرا من مر مشا انصاری

ہوئی پڑوس میں گئی لیکن اگلے پل سخت مایوسی کا شکار ہوئی، پڑوسی گھر میں نہ تھے، اس نے پھر بھاگتے ہوئے دوسری طرف والے پڑوسیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا اور انتظار کرنے لگی، کچھ پلوں بعد ایک نوجوان لڑکا دروازے پر نمودار ہوا۔

"مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے"

مبشرہ نے پھولتے ہوئے سانس نے کہا تو اس لڑکے کے چہرے پر ناگواریت چھا گئی جسے دیکھ مبشرہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس کی مدد نہیں کرے گا

وہ جلا دمی بری طرح سے رانیہ کو گھسیٹتا ہوا کمرے میں لے آیا تھا، اس کے پیچھے وہ دونوں مرد بھی آگئے، رانیہ کا پورا بدن ہولے ہولے کانپ رہا تھا، کمرے میں آ کے رانیہ کی نظر کمرے میں کھلتی بالکونی کے دروازے پر پڑی، رانیہ نے اس آدمی کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی مگر وہ بہت مضبوطی سے رانیہ کو دبوا چاہوا تھا جب ہی رانیہ نے اپنے ناخن پوری طاقت سے اس آدمی کی ہاتھ کی جلد میں پیوست کر دیئے، بہت طاقت لگانے کی وجہ سے رانیہ کے ناخن بھی ٹوٹ گئے تھے، اس آدمی نے درد سے بلبلا تے رانیہ کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تو رانیہ موقع پاتے ہی بالکونی کی طرف بھاگی اور دروازہ بند کر لیا، اب اس کے سامنے چھوٹی سی بالکونی تھی اور اس سے نظر آتا باہر کا منظر تھا مگر سب اتنا سنسان تھا کہ

میرا من مر مشا انصاری

اسے کچھ سمجھ نہیں آیا، رانیہ نے سوچا بالکونی سے چھلانگ لگالے بھلے دوچار ہڈیاں ٹوٹیں گی مگر جان تو بچ جائے گی، یہی سوچتے اس نے رینگ پر کھڑے ہو کے نیچے جھانکا تو چکر سے آگئے، اتنی اونچائی سے گر کر تو اس کی ساری ہڈیاں ٹوٹ جاتیں۔

"دروازہ کھولو لڑکی، ورنہ ہم دروازہ توڑ دیں گے"

اب وہ مرد زور زور سے دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے، جس طاقت سے وہ دروازے پر لاتیں مار رہے تھے، رانیہ کو لگ رہا تھا کہ وہ جلد ہی دروازہ توڑ دیں گے، اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے، لرزتے وجود کے ساتھ وہ گھٹنوں کے گرد ہاتھ لپیٹ کر سہم کر بیٹھ گئی، دل بہت بری طرح دھک دھک کر رہا تھا، اسے لگ رہا تھا جیسے اس کا دل کا دورہ پڑ جائے گا یا اس کا دل سینہ چیر کر باہر آ جائے گا وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

@@@@

"کیسی مدد" READERS CHOICE

اس لڑکے نے ناگواریت سے پوچھا

میرا من مر مشا انصاری

"مجھے بس ایک کال کرنی ہے پلیز دو منٹ کے لئے اپنا فون دے دیں"

مبشرہ نے التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا تو اس نے کچھ پوچھنا گوارہ کئے بغیر ہاتھ میں پکڑا فون مبشرہ کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے تاثرات سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ شدید کوفت میں مبتلا ہے اور اسے مبشرہ کی پریشانی سے کوئی سروکار نہیں۔

مبشرہ نے اس کے ہاتھ سے فون لیا اور اسے غنیمت جانتے ہوئے ہی منہاج کا نمبر ملا یا، منہاج نے اگلے پل کال ریسیو کر لی تھی مگر اس کی آواز بہت بوجھل تھی شاید وہ بیمار یا تھکا ہوا تھا۔

"منہاج میں مبشرہ"

مبشرہ نے جلدی سے بات شروع کی لیکن اگلے ہی پل منہاج اس کی بات کاٹ گیا۔

"خدا کے لئے میری جان چھوڑ دو، میری زندگی اور ہنستے بستے گھر میں تم پہلے ہی آگ لگا چکی ہو اس لئے اب مجھے معاف کر دو"

منہاج نے سختی سے کہہ کر فون کاٹ دیا تھا، مبشرہ ہکا بکارہ گئی پھر شرمندہ سی نظروں سے سامنے کھڑے نوجوان کو دیکھا جو کافی جلدی میں لگ رہا تھا۔

میرا من مرمشا انصاری

"مبشرہ نے اگلے پل پھر منہاج کو کال کی

"کیا مسئلہ ہے یار "

منہاج اس پر چلانے لگا۔

"منہاج رانیہ کی جان خطرے میں ہے، مبشرہ کے منہ سے بہت مشکل سے آواز نکلی تھی جس نے فون کے اس پار بیٹھے شخص کے اوسان خطا کر دیئے۔

@@@@

وہ آدمی کافی دیر تک دروازہ بجاتے رہے پھر ان میں سے ایک کی آواز رانیہ کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"بہت ہو گئی توڑ دو دروازہ "

اس آدمی کے حکم کی دیر تھی جب دھڑام کر کے دروازہ توڑ دیا گیا، رانیہ کی اتنی تیز آواز فضا میں گونجی کہ پڑوس میں کھڑی مبشرہ نے بھی اس کی آواز سن لی۔

"رانیہ کہاں ہو تم "

READERS CHOICE

میرا من مرثا انصاری

مبشرہ گھر کے سامنے کھڑی چلانے لگی، وہ آدمی رانیہ کو گھسیٹتے اندر لے گئے، رانیہ بری طرح سے مچل رہی تھی مگر سب بیکار رہا، ایک آدمی نے رانیہ کو لے جا کے بیڈ پر پھینک دیا تب ہی رانیہ نے دیکھا دروازے پر ایک نوجوان نمودار ہوا ہے۔ وہ منہاج نہیں تھا نہ ہی وہ سعد تھا، گوری رنگت اور تنکھے نین نقش والا وہ خوبروسا نوجوان تھا۔ اس کی چھوٹی سی آنکھیں چمک رہی تھیں، ناجانے یہ چمک کیسی تھی، کچھ شریر سی کچھ ذہین سی کچھ تمسخر اڑاتی۔

وہ تینوں مرد اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے، وہ آگے بڑھتے اس سے پہلے ہی اس نوجوان نے کمرے میں داخل ہو کے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ اس کے لبوں کا ایک کوناد ہیرے سے پھیلا تھا

"لیٹس پلے آگیم گائیز"

اس لڑکے نے بھنوائیں اچکائیں اور ہتھیلی میں موجود شیشی زمین پر انڈیل دی، اس میں عجیب سا کیمیکل تھا جس سے سارا فرش چکنا ہو گیا۔ اگلے پل اس نے جیب سے رسی نکالی اور کمال مہارت سے اسے ارد گرد گھما کے ان تینوں کے پیروں میں الجھا دیا۔ رانیہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس کے کارنامے دیکھ رہی تھی۔

میرا من مرثشا انصاری

وہ تینوں مرد اپنے آپ کو رسی سے آزاد کرانے کے لئے جیسے ہی آگے بڑھے اس میں مزید الجھ گئے اور چکنے فرش کی وجہ سے زمین بوس ہو گئے۔

ان کی یہ حالت دیکھ اس نوجوان کا قہقہہ فضا میں گونجا، رانیہ کو وہ کوئی عجیب مخلوق لگا۔ ابھی وہ نوجوان آگے کچھ کرتا جب دروازہ کھلا اور منہاج پر ہشانی سے اندر داخل ہوا۔

"رانیہ"

منہاج نے بہت کرب سے اسے پکارا تھا۔

"ایک منٹ سر پلیز اندر مت جائیے گا ورنہ آپ کی حالت بھی ایسی ہو جائے گی"

اس نوجوان نے منہاج کو آگے بڑھنے سے روکا پھر آگے بڑھا اور رانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے منہاج تک لے آیا، وہ ایسے جوتے پہنا ہوا تھا جو پھسل نہیں رہے تھے۔ رانیہ منہاج کے سامنے آئی تو مضطرب ہوتے منہاج نے رانیہ کو خود میں مینچ لیا، پولیس نے بنگلے کو اپنی حراست میں لے لیا تھا۔ حمدان شیخ بھی رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔

"آگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا"

میرا من مرمشا انصاری

منہاج رانہوں کے خود سے لگائے بنگلے سے باہر لے آیا تھا، سامنے مبشرہ بھی کھڑی تھی۔ وہ نوجوان بھی ان کے پیچھے چلا آیا۔

"شکریہ میری بیوی کو بچانے کے لئے"

منہاج نے مبشرہ کو نظر انداز کئے اس نوجوان کو مخاطب کیا۔

"سر میں کسی کی فری فنڈ میں مدد نہیں کرتا، مجھے لگ رہا ہے آپ شاید مجھے پہچانے نہیں"

اس نوجوان نے بھنوائیں اچکائے منہاج کو دیکھا۔

"سر میں آپ کا دشمن ہوں"

اس کے لبوں کا ایک کنارہ دھیرے سے پھیلا تھا، اسے شاید عادت تھی بات بات پر اپنی ہونٹوں کے کنارے کو حرکت دینے کی۔

"کیا مطلب"

READERS CHOICE

پل میں منہاج کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

میرا من سر مشا انصاری

"جسٹ آجوک سر!! میں آپ کا دشمن نہیں ہوں، بھلا آپ جیسے بندے کا بھی کوئی دشمن ہو سکتا ہے میں تو آپ کا فین ہوں سر، آپ کو یاد ہو گا پانچ سال پہلے ایک یونیورسٹی کے سامنے کچھ لڑکے مجھے مار رہے تھے اور آپ نے تب میری مدد کی تھی ان لڑکوں سے بچنے میں، تب آپ نے مجھے کہا تھا کہ اپنا دفاع کرنا خود سیکھو جب سے ہی میں نے مختلف ٹریننگ لینی شروع کر دی تھیں اور الحمد للہ اب اپنے دفاع کے ساتھ لوگوں کی حفاظت بھی کر لیتا ہوں ساتھ ہی میں ایک پولیس آفیسر بھی ہوں

"اس نوجوان نے بڑے نرم انداز میں کہتے دھیرے سے سر خم کیا تو منہاج کو ایک دم یاد آ گیا وہ کون تھا۔

"انس؟ رائٹ؟"

منہاج نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے اس کا نام یاد کیا۔

"یس یو آر رائٹ"

وہ نوجوان اب کھل کر مسکرایا تھا۔

"تم پولیس آفیسر ہو تو تم نے مجھے دیکھتے ہی میری مدد کیوں نہیں کی؟ شاید ٹریننگ کے دوران تمہیں یہ نہیں سکھا گیا کہ تمہارا فرض ہے لوگوں کی مدد کرنا"

میرا من مر مشا انصاری

مبشرہ سخت تیور لئے آگے آئی تھی، اسے اس نوجوان پر غصہ آرہا تھا جس نے پولیس میں ہوتے ہوئے بھی اس کو ہانپتا کانپتا دیکھ اس کی مدد نہیں کی تھی۔ منہاج نے مبشرہ کو اسے لڑتے دیکھا تو تاثرات ایسے ہو گئے جیسے کہہ رہا ہو کہ اس کی لڑنے کی عادت آج تک ختم نہ ہوئی۔

"دیکھو میڈم پہلے تو مجھے لگا کہ تمہارا کوئی گھریلو جھگڑا ہے لائک تمہاری تمہارے شوہر سے کوئی ان بن ہوئی ہے اور تمہیں اپنے گھر پر فون کرنا ہے جو تم میں سے اکثر عورتوں کی ڈرامے بازی ہوتی ہے لیکن جب تم نے انہیں فون کر کے ساری بات بتائی اور میں نے ان کا نام سنا تو میں فوراً سے اپنی چھت سے برابر والی چھت پر کودا اور پھر ان کے گھر میں داخل ہو گیا، ایسا کرتے ہوئے میں نے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی کیونکہ مجھے دو فرض نبھانے تھے، ایک پولیس آفیسر ہونے کا اور دوسرا اپنے دوست کا احسان اتارنے کا اور اس کی مدد کرنے کا"

انس نے بہت پرسکون انداز میں مبشرہ کو جواب دیا اور پھر دوستانہ انداز میں منہاج کے کندھے پر ہاتھ رکھا، وہ منہاج سے کچھ ایک دو سال ہی چھوٹا تھا۔

"ایکسیوزمی تمہیں کس نے کہا کہ ہم عورتیں ڈرامے کرتی ہیں یہ ڈرامے صرف تمہاری بیوی کرتی ہوگی تب ہی تمہیں زیادہ پتا ہے"

میرا من مر مشا انصاری

مبشرہ کب سے اس کی باتوں میں اٹکی ہوئی تھی اب جل بھون کر اسے جواب دے رہی تھی۔

"ابھی میری کوئی بیوی نہیں جب آئے تب کنفرم کروں گا بس دعا ہے وہ تمہاری طرح نہ ہو، کچھ زیادہ ہی تیزی نہیں ہے تمہاری زبان میں؟"

انس نے سامنے کھڑی پتلی دہلی لڑکی کو دیکھا جو تن کر اس کے سامنے کھڑی اسی سے جھگڑ رہی تھی۔ انس نے یہ بات محض مذاق میں بولی تھی لیکن وہ نہیں جانتا تھا مبشرہ اس بات سے دکھی ہو جائے گی، انس کی بات پر منہاج کا مبشرہ کو دیکھ منہ پھیرنا مبشرہ کو گھائل کر گیا۔ انس ٹھیک تو کہہ رہا تھا اس کی جیسی بیوی کوئی مرد نہیں چاہے گا، کوئی مرد نہیں چاہے گا کہ مبشرہ جیسی عورت اس کی بیوی بنے، مبشرہ ایک اچھی بیوی نہیں بن سکی تھی۔ مبشرہ کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو جمع ہو گئے، اسے احساس ہوا تھا کہ وہ برباد ہو گئی ہے، اس کے پاس سر چھپانے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

"ایم سوری میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا"

انس ایک دم سے شرمندہ ہو کے مبشرہ کو دیکھنے لگا۔

"چلورانیہ ہم چلتے ہیں"

میرا من مر مشا انصاری

منہاج مبشرہ کی ڈرامہ بازیاں دیکھ منہ بناتا رانیہ کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف بڑھنے لگا۔

"منہاج مبشرہ کہاں جائیں گی انہیں بھی ہمارے ساتھ لے جاتے ہیں نہ؟"

رانیہ نے گاڑی کی طرف بڑھتے منہاج کو مخاطب کیا تو منہاج کے قدم تھم گئے جب کہ چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔

"یہ ہمارے ساتھ جا کے کیا کرے گی؟"

منہاج درشت لہجے میں بولا تھا۔

"ہمارے گھر میں رہیں گی! اب کہاں جائیں گی ان کے شوہر ان کو طلاق دے چکے ہیں انہوں نے میری

بہت مدد کی ہے میں ان کو یہاں ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی"

رانیہ نے بھولپن سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بلاو"

منہاج اس کو حکم دیتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"مبشرہ آجائیں ہمارے ساتھ"

میرا من مر مشا انصاری

رانیہ نے روتی ہوئی مبشرہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"میں تمہارے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں، میرا وہاں کوئی حق نہیں"

مبشرہ نے بھرائی ہوئی آواز میں رانیہ کو جواب دیا۔

"میری دوست کے حق سے جائیں گی آپ، چلیں اب"

رانیہ محبت سے کہتی مبشرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتی گاڑی کی طرف لے گئی جب کہ انس کافی دیر وہاں کھڑا اس سوچ میں پڑا رہا کہ یہ لڑکی اس کی کس بات پر روتی ہوگی، مبشرہ کو روتا دیکھ وہ بہت گلٹ فل کر رہا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے کسی کا دل دکھے۔ منہاج کی گاڑی منظر سے غائب ہوئی تو وہ بھی سوچوں میں ڈوبا اپنے گھر میں داخل ہو گیا۔

@@@@

"اما"

مبشرہ اور رانیہ ایک ساتھ گھر میں داخل ہوئیں تو میرال کی چچھاتی آواز دونوں کی سماعت سے ٹکرائی، دونوں نے سراچکا کے سامنے سے آتی میرال کو دیکھا تھا، مبشرہ کے لب بے ساختہ مسکراہٹ میں پھیلے

میرا من مر مشا انصاری

تھے لیکن اگلے ہی پل اس کے چہرے کی مسکراہٹ شدید دکھ میں بدل گئی کیونکہ میرال آ کے رانیہ سے لپٹ گئی تھی، اس نے سگی ماں پر سوتیلی ماں کو فوقیت دی تھی شاید بات سوتیلے اور سگے کی نہیں ہوتی، پیار جہاں ملے وہی رشتہ سگا ہوتا ہے۔

"ماما آپ کہاں چلی گئی تھیں، آپ کو پتا ہے میں نے کتنا مس کیا آپ کو"

میرال بار بار رانیہ کا گال چومتی اس سے شکوہ کر رہی تھی جب کہ رانیہ کا سر شرمندگی سے جھکا ہوا تھا

"رانیہ تم کہاں چلی گئیں تھیں بیٹا؟ ہم تو بہت پریشان ہو گئے تھے"

کشمالہ بیگم بھی اس کے پاس آتی اضطراب سے بولنے لگیں جب کہ صوفے پر بیٹھا منہاج شکوہ کن نظروں سے رانیہ کو تک رہا تھا۔

"ماما اس کی عادت ڈال لیں، آپ کے بیٹے سے یہ جب بھی ناراض ہوگی ایسے ہی گھر چھوڑ کر چلی جائے گی، میرا حق صرف پیار کرنے کا ہے زرا سی ناراضگی یا غصہ دکھانے کا تھوڑی ہے"

منہاج نے جلتے دل کے ساتھ خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں بس مجھے لگا۔۔۔؟؟"

میرا من مرثا انصاری

وہ کچھ صفائی دینے ہی لگی تھی جب منہاج کی آواز پر رک گئی۔

"میں اس سلسلے میں تم سے بات کمرے میں کروں گا "

اس نے سختی سے کہتے رانیہ کو چپ کرادیا تھا۔

"یہ لڑکی یہاں کیوں آئی ہے؟ "

کشمالہ بیگم کی نظر رانیہ کی پشت پر کھڑی مبشرہ پر پڑی تو وہ نفرت سے پوچھنے لگیں، مبشرہ کو دیکھ میراں
سہم کر رانیہ کی گردن میں منہ چھپا گئی تھی۔

"اس کے شوہر نے اس کو ڈائیورس دے دی ہے، جب تک یہ اپنا ٹھکانہ نہیں ڈھونڈ لیتی تب تک یہیں
رہے گی "

منہاج نے اپنی ماں کو جواب دیا تھا جو غصے سے مبشرہ کو دیکھ رہی تھیں۔

"نہیں یہ لڑکی یہاں نہیں رہے گی اس کو کہو یہاں سے چلی جائے اس نے پہلے ہی ہماری زندگی میں بہت
زہر گھولا ہے "

کشمالہ بیگم ایک دم چلائی تھیں، ان کی بات سن کر مبشرہ نے ندامت سے سر جھکا لیا۔

میرا من مر مشا انصاری

"امی میں ان کو یہاں لائی ہوں، انہوں نے میری بہت مدد کی ہے، پلیز ان کو یہاں رہنے دیں "

رانیہ نے التجائی نظروں نے کشمالہ بیگم کو دیکھا تھا۔

"میں نے پیر پر کلہاڑی مارنا تو سنا تھا مگر تم تو خود کلہاڑی پر سر رکھ رہی ہو، تم خود اس گھر میں اس کو جگہ

دے رہی یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم سے پہلے یہ اس کا گھر تھا، تم اپنا پتا خود صاف کروا رہی ہو "

کشمالہ بیگم کا غصہ بالکل ٹھنڈا نہیں ہو پارہا تھا ان کی بات سن کر رانیہ کو سانپ سونگھ گیا۔

"امی آپ کا بی پی شوٹ کر جائے گا پلیز کمرے میں جائیں میں آپ سے بات کرتا ہوں وہاں آ کے، اور تم

گیسٹ روم میں جاؤ، تمہیں امی کے سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے "

منہاج نے کشمالہ بیگم کو کندھے سے تھامتے ان کے کمرے کی طرف بھیجا اور مڑ کر مبشرہ کو بغیر نام لئے

ہی سختی سے مخاطب کیا۔ منہاج کی بات سن کر مبشرہ سر جھکائے گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"تم کمرے میں آؤ میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا "

منہاج رانیہ کو مخاطب کرتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا جب کہ رانیہ نے بھی شل ہوتے قدم آگے

کی جانب بڑھا دیئے۔

میرا من مر مشا انصاری

@@@@

"گھر چھوڑ کر کیوں گئی تھیں تم؟"

وہ کمرے میں جیسے ہی داخل ہوئی تو کھڑکی کی طرف منہ کئے منہاج کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"میں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی"

رانیہ نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کس نے کہا؟ تم مجھ پر بوجھ ہو؟ ہم؟"

منہاج نے رخ اس کی طرف موڑے تفتیش سے پوچھا۔

"آگر بوجھ نہ ہوتی تو اس دن اتنے گھنٹوں تک انتظار کروانے کے بعد آپ مجھے ملے بغیر واپس گھر نہ بھیجتے"

رانیہ کا لہجہ اب بھگنے لگا تھا۔

"تم بوجھ نہیں تھیں مجھ پر بس میں تھوڑا پریشان تھا اور تم سے ملا اس لئے نہیں کہ مجھے لگتا تھا تمہارے

ساتھ کوئی بد سلوکی نہ کر جاؤں مگر مجھے نہیں پتا تھا رانیہ تم اتنا بڑا قدم بھی اٹھا سکتی ہو"

میرا من مر مشا انصاری

منہاج قدم بڑھاتا اس کے قریب آیا اور پھر اس کو دونوں شانوں سے تھام لیا۔

"میں بس کسی پر زبردستی مسلط نہیں ہونا چاہتی "

رانیہ کی آنکھیں بھی اب آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

"ادھر دیکھو میری طرف!!! میرا حال دیکھو، میری آنکھیں دیکھو!!! تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے بغیر بہت خوشحال زندگی گزار رہا تھا، تمہارے جانے کے بعد سے ایک رات بھی میں سکون کی نیند نہیں سویا، ترس نہیں آیا تمہیں مجھ پر اور میری بچی پر؟؟؟ "

منہاج نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں اور ضبط سے پوچھنے لگا، رانیہ نے آنکھیں وا کئے اس کا چہرہ دیکھا، چہرہ بعد کمزور سا لگ رہا تھا، شیو بڑھی ہوئی تھی، بال عجیب طریقے سے بکھرے ہوئے تھے، آنکھیں شب بیداری کا منہ بولتا ثبوت تھیں یہ سب نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں تھا۔

"ایم سوری "

READERS CHOICE

اسے ایک دم ہی منہاج پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

"تمہارا ایک سوری میری تکلیفیں دور کر سکتا ہے؟ "

میرا من مرثا انصاری

منہاج روکھے پن سے بولا تھا۔

"میں اب کبھی ایسا نہیں کروں گی پلینز مجھے معاف کر دیں"

رانیہ نے اس کے آگے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے تھے جب ہی منہاج نے فوراً سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے اور اسے سینے سے لگائے خود میں مینچ لیا۔

"وعدہ کرو مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائو گی؟"

منہاج نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"وعدہ"

رانیہ نے سکون سے آنکھیں موندے جواب دیا، اتنے عرصے اس نے جتنی تکلیف اٹھائی تھی منہاج کے پاس آ کے سب جیسے غائب ہو گیا تھا۔ سارے زخموں پر مرہم رکھ دیا تھا اس کے لمس نے۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی قربت میں پر سکون ہو گئے تھے۔

READERS CHOICE

@@@@

"میرال"

میرا من مر مشا انصاری

وہ کچن میں بیٹھی نوڈلز کھا رہی تھی جب مبشرہ نے اسے آواز دی۔

"آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟؟"

میرال نے اسے دیکھ چلا کے کہا۔

"میرال میں تمہاری ماما ہوں بیٹا"

مبشرہ نے محبت سے اسے مخاطب کیا۔

"آپ گندی ماما ہیں، مجھے دوسری والی ماما اچھی لگتی ہیں، وہ بہت اچھی ہیں"

رانیہ نے منہ بنائے اسے جواب دیا۔

"اور اگر آپ کی ماما دوسری والی ماما سے بھی اچھی ہو گئیں تو کیا آپ انہیں ایکسیپٹ کرو گی؟"

مبشرہ نے میرال کے پاس جاتے نرمی سے سوال کیا۔

"پھر میں سوچوں گی"

READERS CHOICE

میرال نے معصومیت سے دونوں کندھے اچکا دیئے تھے۔

میرا من مر مشا انصاری

"آپ پیزا کھاؤ گی میں آپ کے لئے بناؤں؟"

مبشرہ نے اس کے گال پر پیار کرتے اسے آفر کی تھی۔

"جی نہیں مجھے میری اچھی والی ماما نے نوڈلز دے دیئے ہیں"

میرال اپنا باؤل اٹھاتی کرسی سے اٹھی اور کچن سے باہر نکل گئی جب کہ اس کی اس حرکت پر مبشرہ افسردہ رہ گئی۔

مبشرہ کو یہاں آئے پندرہ دن گزر گئے تھے، سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا تھا، منہاج اس سے کوئی بات چیت نہیں کرتا تھا اور کشمالہ بیگم کے سامنے وہ جاتی نہیں تھی بس وہ رانیہ سے تھوڑی بات چیت کر لیتی تھی ہاں مگر اس سب میں ایک بدلاؤ آیا تھا اس سے نفرت کرنے والی میرال اب اس کے بہت قریب ہو گئی تھی، مبشرہ اس کی سگی ماں تھی اور اس کی مامتا پا کے میرال اب رانیہ سے دور ہو گئی تھی، وہ زیادہ تر وقت مبشرہ کے ساتھ ہی گزارتی تھی آج تو بالکل حد ہی ہو گئی تھی میرال نے رانیہ کے ساتھ سونے سے انکار کر دیا تھا اور وہ مبشرہ کے ساتھ سوئی تھی یہ دیکھ رانیہ بہت دلبرداشتہ ہو گئی تھی، وہ

میرا من مر مشا انصاری

کچن میں کھڑی کافی روتی رہی پھر یہ سوچ کر کہ میرا ل کی محبت پر مبشرہ کا حق ہے اس نے اپنے آپ کو دلا سے دیا اور آنسو صاف کر کے کمرے میں چلی گئی۔

"میرا سونے کے لئے نہیں آئی آج"

صوفے پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ پر جھکے منہاج نے اسے اکیلے کمرے میں آتے دیکھ استفسار کیا، وہ آفس کا کام کر رہا تھا۔

"نہیں وہ مبشرہ کے ساتھ سو گئی"

رانیہ نے روکھے پن سے کہا اور بیڈ کی طرف بڑھ گئی منہاج کسی گہری سوچ میں ڈوبا کافی دیر تک اس کو دیکھتا رہا۔

@ @ @ @ @

اگلے دن وہ دیر سے سو کے اٹھی تھی کچھ تھکن اور کچھ ذہنی اذیت کی وجہ سے وہ خود کو بہت نڈھال محسوس کر رہی تھی۔ وہ کمرے سے نکل کر نیچے آئی تو کھانے کی میز پر کشمالہ بیگم اور میرا ل کو بیٹھے دیکھا

میرا من مر مشا انصاری

اگلے پل اس کو حیرت کا زبردست جھٹکا لگا، مبشرہ کچن سے گرما گرم پراٹھے بنا کے انہیں پیش کر رہی تھی۔

"وہ کیا ہے نہ امی کو میرے ہاتھ کے پراٹھے بہت پسند تھے تو میں نے سوچا آج میں ناشتہ بنالوں ویسے بھی روز تم بناتی ہو تھک جاتی ہو، ایک کام کرو تم بیٹھو میں تمہارے لئے بھی بنا کے لاتی ہوں "

رانیہ کو ساکت و جامد کھڑا دیکھ مبشرہ نے صفائی پیش کی تو رانیہ نے اثبات میں سر ہلایا اور میرال کے برابر والی کرسی پر بیٹھنے کی غرض سے اس نے جیسے ہی ہاتھ آگے بڑھایا میرال کی آواز پر اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔

"چھوٹی ماما آپ دادو کے پاس بیٹھ جائیں یا میری ماما بیٹھیں گی"

اس ننھی سی بچی کو پتا ہی نہیں تھا کہ اس کے الفاظ نے کتنی بری طرح سے رانیہ کو دل توڑ دیا تھا حالانکہ مبشرہ نے میرال کو کچھ ایسا نہیں سمجھایا تھا کہ وہ رانیہ کے ساتھ ایسا سلوک کرے لیکن اپنی سگی ماں کا پیار ملنے کے بعد وہ رانیہ کو فراموش کر چکی تھی۔ رانیہ نے آنسوؤں کا گولا حلق میں اتارا اور کشمالہ بیگم کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

میرا من مر مشا انصاری

"امی کیسے بنے ہیں پراٹھے"

کچن سے نکل کر مبشرہ نے رانیہ کی پلیٹ میں پراٹھا رکھا اور کشمالہ بیگم سے پوچھنے لگی

"بالکل ویسے ہی جیسے تم پہلے بناتی تھیں، پرانی یادیں تازہ ہو گئیں"

کشمالہ بیگم نے بھی مسکرا کے اس کی تعریف کی ظاہر تھا ان لوگوں نے پہلے بہت وقت ساتھ بیتایا تھا پھر مبشرہ حمدان شیخ کی باتوں میں آگئی تھی اور اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر برباد کر لیا تھا۔

ان تینوں کے ساتھ بیٹھی رانیہ کو ایسا لگا جیسے وہ کہیں بھی نہ ہو، اس کا وجود بے معنی ہو، شاید اب وہ یہاں ایک فضول شے تھی۔ اس نے بڑی مشکل سے ناشتہ حلق سے اتارا تھا جب کہ سامنے بیٹھی مبشرہ بہت پیار سے کھلکھلاتی اپنی بیٹی کو ناشتہ کر رہی تھی، یہ منظر دیکھ رانیہ کی آنکھیں دھندلا گئیں، یہ جگہ کبھی اس کی ہوتی تھی، کبھی وہ بھی یونہی مبشرہ کی جگہ ہوتی تھی، کبھی وہ بھی سب کی توجہ کا مرکز ہوتی تھی، رانیہ نے محسوس کیا تھا پہلی مالکن کے آنے پر ملازم بھی کچھ بدل سے گئے تھے، سب ہر وقت مبشرہ مبشرہ کرتے تھے شاید یہ گھر تھا ہی مبشرہ کا بس اس نے تو مبشرہ کی غیر حاضری میں اس کا فرض نبھایا تھا اب جب مبشرہ آگئی تھی تو یہ گھر اور یہاں کے مکین پہلے جیسے مکمل ہو گئے تھے

میرا من مرمشا انصاری

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

READERS CHOICE

میرا من مرثا انصاری

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com/>

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

@@@@@

کچھ دنوں سے وہ شدید ذہنی کوفت میں مبتلا تھی، آفس کے کام کا زیادہ بوجھ ہونے کی وجہ سے منہاج بھی آج کل گھر پر زیادہ ٹائم نہیں دے پا رہا تھا اس لئے رانیہ کی کیفیت سے نا آشنا تھا۔ رانیہ نے اب زیادہ

میرا من مر مشا انصاری

تروقت اپنے کمرے میں گزارنا شروع کر دیا تھا۔ رات کے وقت وہ کمرے میں بیٹھی منہاج کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ آج منہاج سے آفس سے جلدی آنے کا کہا تھا اور ان کا باہر ڈنر کا پروگرام تھا۔ کافی دیر تک وہ منہاج کا انتظار کرتی رہی پھر کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی لیکن اگلے ہی پل گھر میں مچتے شور سے وہ گھبرا گئی، نیچے سے سب کے چیخنے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں، رانیہ پریشانی سے نیچے کی جانب لپکی تو دیکھا پورے کچن میں آگ لگی ہوئی تھی اور مبشرہ کچن میں موجود تھی، آگ کے درمیان میں کھڑی مبشرہ پاگلوں کی طرح چلا رہی تھی، رانیہ کی تو ٹانگیں ہی بے جان ہو گئیں،

"کیا ہوا یہ سب؟"

منہاج گھر میں داخل ہوا تو گھبرا کے پوچھنے لگا۔

"بابا ماما کچن میں ہیں، وہ جل جائیں گی"

میرال روتی ہوئی اس سے لپٹ گئی تھی۔

READERS CHOICE "رانیہ"

میرا من مر مشا انصاری

منہاج کی نظر سیڑھیوں کے پاس کھڑی رانیہ پر نہیں پڑی تھی اس لئے اسے لگا رانیہ کچن میں ہے، اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔

"نہیں مبشرہ ہے اندر"

کشمالہ بیگم نے اس کی غلطی درست کی تھی۔

"مبشرہ"

منہاج نے زیر لب اس کا نام دہرایا اور پھر اگلے ہی جھٹکے میں وہ جھکتا ہوا کچن میں داخل ہو گیا، اس کے کوٹ میں آگ لگ گئی تھی جسے اس نے اگلے پل اتار پھینکا۔

"منہاج یہ کیا حرکت کی بیٹا تم پاگل ہو کیا؟"

منہاج کے اس عمل پر کشمالہ بیگم متفکر ہوتی چلائی تھیں جب کہ رانیہ کا توسانس ہی کہیں سینے میں اٹک گیا تھا۔

مبشرہ کچن میں بیہوش ہو گئی تھی، منہاج نے اسے کندھے پر ڈالا اور پھر کشمالہ بیگم سے چادر مانگ کر اپنے گرد لپیٹ لی، پورا کچن آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا، منہاج نے ہمت کی اور پھر ایک چھلانگ کے

میرا من مرثا انصاری

ساتھ کچن سے باہر نکل آیا، اس کے گرد لپٹی چادر نے آگ پکڑ لی تھی، باہر آتے ہی اس نے چادر اتاری اور مبشرہ کو صوفے پر لٹایا۔

"مبشرہ اٹھو"

منہاج نے اس کا گال تھپکا تھا۔

"ماما پلیرا ٹھیں"

میرال اس کا بازو جھنجھوڑنے لگی۔

"مبشرہ آنکھیں کھولو بیٹا"

کشمالہ بیگم نے اس کا سر سہلایا تھا۔

یہ منظر دیکھ دوڑ کھڑی رانیہ کا دل کہیں اندر ہی ڈوب گیا تھا، اب اس کی جگہ یہاں نہیں بچی تھی، منہاج کی مبشرہ کے لئے فکر دیکھ اسے احساس ہو گیا تھا کہ مرد اپنی پہلی محبت واقعی نہیں بھولتا، مبشرہ بھی تو اس کی پہلی محبت تھی، کشمالہ بیگم نے بھی مبشرہ کو قبول کر لیا تھا اور میرال وہ تو ان کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی، پل میں ہی رانیہ نے وہاں کھڑے ایک فیصلہ لیا اور پھر اپنے کمرے کی طرف بھاگی

میرا من مر مشا انصاری

مبشرہ کو ہوش آنے کے بعد منہاج فوراً کمرے میں آیا تو دیکھا رانیہ اپنا بیگ پیک کر رہی تھی، منہاج کو کچھ سمجھ نہیں آیا، وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"رانیہ کیا ہوا ہے؟"

وہ الجھن کا شکار ہوتا دھیمے لہجے میں پوچھنے لگا۔

"منہاج اب آپ کا گھر مکمل ہو گیا ہے، اب میری یہاں کوئی جگہ باقی نہیں، یہ گھر مبشرہ کا تھا، مبشرہ واپس آگئی تو میرا یہاں رہنا مناسب نہیں اس لئے میں جا رہی ہوں پلیز مجھے معاف کر دیئے گا رانیہ بیگ گھسیٹتی ہوئی منہاج کے پاس آئی، اور نرمی سے کہہ کر آگے کی طرف بڑھ گئی جب کہ اس کی بات سن کر منہاج کے پیروں سے زمین کھسک گئی، وہ بے یقینی سے باہر کی طرف بڑھتی رانیہ کو دیکھنے لگا۔

@ @ @ @ @

آگ لگنے کی وجہ سے اس کو کوئی نقصان تو نہیں ہوا تھا بس وہ خوف کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی، ابھی وہ بیڈ پر لیٹی آرام کر رہی تھی جب اس کا فون بجا، اس نے سرعت سے فون اٹھا کے کان سے لگایا۔

میرا من مر مشا انصاری

"ہیلو"

اگلی طرف سے آتی مردانہ آواز وہ پہچان نہیں پائی۔

"کون"

اس نے سوال کیا۔

"میں انس"

مقابل کا جواب سن کر اس کی آنکھوں میں اس لڑکے کا چہرہ جگمگا گیا۔

"کیوں فون کیا ہے؟"

مبشرہ کا انداز ایک دم سپاٹ تھا۔

"مجھے اس دن سمجھ نہیں آیا تھا کہ آپ روتی کیوں پھر میں نے آپ کے بارے میں معلومات نکالنی

شروع کی پھر سر سے آئی مین منہاج سے پوچھا تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں سب بتایا اور آپ کی کہانی سن کر مجھے بہت افسوس ہوا، آپ نے اپنے ساتھ خود بہت غلط کیا ہے، آپ کا رونا بالکل درست تھا

خیر انسانوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن اچھی بات یہ ہے کہ آپ کو وقت پر اس کا احساس ہو جانا

میرا من مر مشا انصاری

تمہیں بھی وقت پر اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور تم نے ندامت کے آنسو بہا لئے، اب ماضی کو چھوڑو اور آگے کبھی ایسی غلطی مت دہرائو، اللہ تعالیٰ سے اور منہاج سے معافی مانگو، تم نے منہاج کے ساتھ واقعی زیادتی کی ہے"

انس بہت سنجیدہ انداز میں اسے سمجھا رہا تھا جیسے وہ مبشرہ کا کتنا اپنا ہو، مبشرہ خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی ایک بار پھر آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے۔

"کیا منہاج مجھے معاف کر دے گا؟ کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا؟" وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی تھی

"ہاں آگر منہاج نے معاف کر دیا تو اللہ بھی معاف کر دے گا" انس نے نرمی سے اسے جواب دیا۔

"میں اپنی غلطی سدھارنا چاہتی ہوں"

مبشرہ بھگے لہجے میں بولی تھی۔

"سدھار سکتی ہو، پریشان مت ہو، تمہارے پاس ابھی بھی ایک موقع ہے سب ٹھیک ہو جائے گا"

میرا من مرثا انصاری

انس نے اسے اطمینان دلایا تھا۔

@ @ @ @ @ @

چھ ماہ بعد

"جان من جلدی تیار ہو جاؤ ہمیں میرو کورانیہ کی طرف سے پک کرنا ہے"

وہ بیڈ پر بیٹھا آئینے کے سامنے کھڑی مبشرہ کو توجہ سے دیکھتا محبت سے گویا ہوا، مبشرہ نے پلٹ کر خفگی سے اسے دیکھا۔

"صبر نہیں ہوتا تم سے بالکل، ابھی تک تم پہلے دن جیسے ہی ہو"

مبشرہ نے شکوہ کیا تو دھیرے سے ہنس دیا پھر اٹھ کر اس کی پشت پر جا کھڑا ہوا دونوں ہاتھ اس کی کمر کے گرد باندھ کر ٹھوڑی اس کے کندھے پر اٹکالی۔

"تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو زندگی بہت حسین ہو گئی ہے ورنہ تو لگتا تھا میں ادھورا ہو گیا ہوں"

اس نے محبت بھرے انداز میں مبشرہ کو مخاطب کیا۔

میرا من مر مشا انصاری

"سیم ٹویو مائی ڈیر ہینڈ سم ہی، مجھے بھی لگتا تھا میری زندگی میں اب کچھ نہیں بچا لیکن کسی معجزے کی طرح تم نے میری زندگی پھر سے سنوار دی"

مبشرہ نے بھی محبت جتائی تھی جب ہی ان دونوں کا دھیان فون کی رنگ ٹون نے اپنی جانب مبذول کرالیا۔

"ہماری لاڈلی ہمارا انتظار کر رہی ہے یقیناً وہ رانیہ کا دماغ کھا رہی ہو گی جلدی چلو"

وہ ڈارک ہینڈ سم مرد فون کی جانب متوجہ ہوا تھا اس کی بات سن کر مبشرہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ہمراہ اس بنگلے جیسے گھر سے واک آؤٹ کر گئی۔

@@@@

"نہیں کریں نہ پلیز"

رانیہ نے تیسری بار اسے ٹوک کر اپنے بالوں کا جوڑا بنایا تھا کیونکہ اس نے تیسری بار رانیہ کے بال جوڑے سے آزاد کر دیئے تھے، اس کا کہنا تھا کہ اسے رانیہ کے کھلے بال بہت پسند تھے۔

"تم جتنی بار بال لپیٹو گی میں اتنی بار کھولتا جاؤں گا"

میرا من مر مشا انصاری

اس لمبے چوڑے مرد نے رانیہ کی پشت پر کھڑے ہو کے پھر سے اس کے بال کھول دیئے تھے، رانیہ اس بار چڑ گئی اور منہ بسور کر اسے دیکھنے لگی جواب کچھ زیادہ ہی نٹ کھٹ ہو گیا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ مجھے کام نہیں کر دیں گے؟؟ مبشرہ اور۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے آگے کچھ بولنے ہی والی تھی جب اس کے شوہر نے سلپ پر رکھے کیک سے کریم ہٹا کے اس کے گال پر لگائی اور پھر صاف کرنے کے لئے اس کے چہرے پر ہی جھکنے لگا جب باہر سے آتی آواز پر رک گیا۔

"اسلام و علیکم سر"

لائونج سے آتی انس کی آواز سن کر اس نے اپنے موڈ کا بیڑا غرق ہونے پر منہ بنایا اور باہر کی طرف لپک گیا جب کہ اس کے خفا ہونے پر رانیہ کا قہقہہ فضا میں بلند ہوا۔

"و علیکم السلام، بڑی جلدی نہیں آگئے تم لوگ؟"

READERS CHOICE

میرا من مر مشا انصاری

منہاج نے لائونج میں آتے انس اور مبشرہ کو دیکھ خفگی کا اظہار کیا، میرال کشمالہ بیگم کے کمرے سے نکل کر مبشرہ سے لپٹ گئی تھی۔ وہ آدھا مہینہ مبشرہ اور انس کے ساتھ رہتی اور آدھا مہینہ منہاج اور رانیہ کے ساتھ کیونکہ وہ اپنی دونوں ماؤں میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھی۔

"میری بیگم صاحبہ بہت دیر لگاتی ہیں تیار ہونے میں"

انس کندھے اچکا کے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اس کی بات سن کر مبشرہ نے اسے گھوری سے نوازا۔

رانیہ کچن سے نکل کر مبشرہ سے بغلگیر ہوئی، وہ دونوں میرال کو لینے آئے تھے، ملازم نے چائے اور اسنیکس میز پر لگا دیا تھا، ساتھ ہی رانیہ کا خاص طور پر بیک کیا گیا کیک بھی میز پر رکھا تھا، وہ سب بیٹھ کر چائے اور اسنیکس سے لطف اندوز ہوتے گپ شپ میں مصروف ہو گئے تھے۔

@@@@

انس اور مبشرہ کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ کے کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی، ٹھنڈی ہوا جھوم جھوم کر بہت پیارا رقص کر رہی تھی، رانیہ کی سوچیں چھ ماہ پہلے چلی گئیں جب وہ بیگ لے کر اس

میرا من مر مشا انصاری

کمرے سے جارہی تھی اور تب منہاج نے اس کا بیگ اس سے چھین کر اسے سینے سے لگائے خود میں مینچ لیا تھا۔

"اتنی بیکار سوچ تمہارے ذہن میں آئی کیسے؟ مبشرہ میرا ماضی تھی میرے حال اور مستقبل بلکہ اس گھر میں بھی اس کی کوئی جگہ نہیں، اسے اس گھر میں صرف میں نے تمہارا دل رکھنے کے لئے رکھا ہے تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو کہ مبشرہ تمہاری جگہ لے گی"

وہ بہت پیار سے اسے سمجھا رہا تھا۔ رانیہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

"آئی اور میرا سب مبشرہ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں" وہ بھیگے لہجے میں بولی تو منہاج اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کشمالہ بیگم کے کمرے کی طرف لے گیا۔

"امی یہ گھر کس کا ہے؟ اس گھر پر کس کا حق ہے؟"

وہ کشمالہ بیگم کے پاس آ کے جذباتی ہوتا پوچھنے لگا۔

"یہ رانیہ کا گھر ہے، رانیہ مالکن ہے اس گھر کی بیٹا، کیا ہوا ایسے کیوں پوچھ رہے ہو"

کشمالہ بیگم نے تشویش سے استفسار کیا۔

میرا من مر مشا انصاری

"کیا مبشرہ اس کی جگہ لے سکتی ہے؟"

منہاج نے اگلا سوال داغا تھا۔

"ہر گز نہیں، مبشرہ اس گھر میں محض ایک مہمان ہے وہ رانیہ کی جگہ کبھی بھی کسی طور نہیں لے سکتی، اس گھر کو رونق رانیہ نے بخشی ہے ان حالات میں جب مبشرہ اس گھر کو ویران کر گئی تھی ہمیں روتا سسکتا چھوڑ گئی تھی، ہم نے اسے صرف معاف کیا ہے وہ بھی اس لئے کہ اسے اس کے کئے کی سزا مل گئی مگر ہم اسے واپس اپنا نہیں سکتے"

کشمالہ بیگم نے صاف گوئی سے کام لیا تھا، منہاج نے ان کا جواب سننے کے بعد رانیہ کا ہاتھ پکڑا اور مبشرہ کے کمرے کی طرف بڑھا، میرال مبشرہ کے کمرے میں تھی، رانیہ اور منہاج کو دیکھ وہ دونوں حیران رہ گئیں، مبشرہ نے فوراً اپنے آپ کو چادر سے ڈھانپ لیا۔

"رانیہ تمہاری ماما کون ہیں؟"

منہاج نے میرال کے پاس جا کے تھوڑا سخت لہجہ رکھ کے پوچھا تھا۔

"یہ دونوں"

میرا من مر مشا انصاری

میرال نے معصومیت سے ایک ہاتھ سے مبشرہ کی طرف اشارہ کیا اور دوسرے ہاتھ سے رانیہ کی۔

"تم دونوں میں سے کس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟"

منہاج نے اگلا سوال پوچھا تھا۔

"دونوں کے ساتھ"

میرال نے معصوم سا جواب دیا۔

"کوئی ایک بتاؤ میرو"

منہاج کا لہجہ اس بار زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"بابا میں دونوں ماما کے بغیر نہیں رہ سکتی، مجھے دونوں کے ساتھ رہنا ہے"

میرال کا چہرہ رونے والا ہو گیا تھا۔ منہاج نے اس کا روتا چہرہ دیکھ رانیہ کا ہاتھ تھاما اور کمرے سے باہر لے

کر کچن کی طرف بڑھ گیا جہاں سارے ملازم اکٹھے کھانا کھا رہے تھے۔

"اس گھر کی مالکن کون ہے؟"

منہاج نے اب ملازموں سے پوچھا تھا۔

میرا من مر مشا انصاری

"رانیہ بی بی ہیں صاحب"

سب نے ایک ساتھ جواب دیا تو رانیہ کا سر شرمندگی سے جھک گیا وہ غلط فہمی کا شکار ہو گئی تھی۔ منہاج اور رانیہ کمرے سے باہر نکل آئے تھے۔

"سن لیا تم کون ہے اس گھر کی، تم صرف اس گھر کی ہی نہیں میرے دل کی بھی مالکن ہو رانیہ آخر تم کیوں نہیں سمجھتیں میرا گزارا نہیں ہے تمہارے بغیر تم کیوں مجھ سے دور جانے کے بہانے ڈھونڈتی رہتی ہو؟"

منہاج اب دکھ سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھا سوال کر رہا تھا۔

"منہاج میں بس۔۔۔۔"

رانیہ اپنی بات آدھی چھوڑ کر آگے بڑھ کے منہاج کے سینے سے لگ گئی تھی، اس کا دل دہل گیا تھا اس گھر کو چھوڑ کے جانے کا سوچ کے، وہ ہر بار بہت حساس ہو جاتی تھی خاص طور پر منہاج اور اس گھر کو لے کر۔

READERS CHOICE

میرا من مر مشا انصاری

"دیکھو رانیہ اس گھر میں سب مبشرہ کو صرف مہمان کی طرح رنیکٹ کر رہے ہیں بس میرا ل ہے وہ اس سے بہت کلوز ہو گئی کیونکہ مبشرہ اس کی سگی ماں ہے میں اس کو روک نہیں سکتا اس کی ماں کے پاس جانے سے لیکن تم مجھے تو دیکھو میں تو بس تمہارا ہوں نہ۔ مبشرہ اس گھر میں صرف اپنی عدت پوری کرنے تک ہے پھر انس نے مجھ سے کہا ہے وہ مبشرہ سے شادی کا خواہش مند ہے مجھے امید ہے مبشرہ اس بار درست انسان کو نہیں ٹھکرائے گی"

منہاج نے اسے سینے سے لگائے اس کے بال سہلاتے پیار سے سمجھایا تھا، مبشرہ کی عدت پوری ہونے کے بعد انس نے مبشرہ کے لئے پرنسپل بھیج دیا تھا جسے مبشرہ نے ایکسیپٹ کر لیا تھا اور ان دونوں کی شادی ہو گئی تھی، اس دن کے بعد سے رانیہ مطمئن ہو گئی تھی کہ منہاج صرف اسی کا ہے، منہاج کے دل میں صرف رانیہ تھی وہ اس سے ہی پیار کرتا تھا۔ مبشرہ اور انس بھی اپنے گھر میں خوش تھے۔

@@@@

سیاہ لینڈ کروڑ تیزی سے اپنی منزل کی جانب گامزن تھی، پچھلی نشست پر میرا ل بیٹھی سیل فون پر کارٹون دیکھ رہی تھی جب کہ آگے بیٹھے مبشرہ اور انس کے درمیان خاموشی تھی۔

میرا من مر مشا انصاری

"انس میں نے تم سے کتنی بار پوچھا ہے کہ تم نے مجھ سے شادی کا فیصلہ کیوں کیا مگر تم مجھے بتاتے ہی نہیں ہو"

مبشرہ نے اس خاموشی کو توڑا تھا۔

"بتایا تو تھا"

انس نے ڈرائیونگ کرتے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

"کیا"

مبشرہ نے بھنویں اچکائے پوچھا۔

"تمہاری قینچی کی طرح چلتی زبان پسند آگئی تھی نہ تب ہی"

گاڑی میں انس کا قہقہہ بلند ہوا تھا جس پر مبشرہ نے برا سامنہ بنایا۔

"صحیح سے بتاؤ انس"

مبشرہ نے اس بار ضد کی تھی

READERS CHOICE

میرا من مر مشا انصاری

"دیکھو مبشرہ میں ایک پولیس آفیسر ہوں، میرا کام ہے لوگوں کی جان بچانا، بس یہ سمجھ لو میں نے تم سے شادی کر کے کسی بیچارے کی جان بچائی ہے کیونکہ میرے علاوہ کوئی بھی دوسرا مرد تمہیں برداشت نہیں کر پاتا اور پاگل ہو جاتا"

انس نے مبشرہ کو چھیڑا تھا، مبشرہ نے خفا ہوتے منہ پھیر لیا تھا، اس کی اس ادھر انس کے لبوں کو بڑی خوبصورت مسکان نے چھوا تھا اب وہ مبشرہ کو کیا بتاتا کہ اسے مبشرہ سے محبت ہو گئی تھی، اسے روتا اور نادم دیکھ محبت ہوئی تھی انس کو اس سے اور سب سے بڑی بات واقعی انس کو اس کی قینچی کی طرح چلتی زبان سے محبت ہوئی تھی۔ مبشرہ اس سے ناراض ہو گئی تھی اس لئے انس نے گاڑی اس کے پسندیدہ ریستورینٹ کی طرف موڑ لی تھی، مبشرہ نے دل سے سچی توبہ کی تھی اور رب نے اس کی توبہ قبول کر لی تھی جس کے بدلے میں اسے انس جیسے شوہر سے نوازا دیا گیا تھا۔

@@@@

وہ کمرے میں آیا تو رانیہ سرخ چہرے کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی، منہاج کو اس کے چہرے پر بکھرے رنگ سمجھ نہیں آئے، وہ اس کی جانب چلتا ہوا آیا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا، رانیہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھما دیا جس پر لکھا جملہ دیکھ

میرا من مر مشا انصاری

منہاج کا چہرہ بھی سرخ ہوتا چلا گیا بس فرق یہ تھا کہ رانیہ کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا اور منہاج کا چہرہ خوشی سے سرخ ہوا تھا۔

"یو آر گونگ ٹو بی آفادر"

کارڈ پر خوبصورت حرف میں جگمگا رہا تھا۔

"کیا واقعی؟"

منہاج نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

"میرو کا بہن یا بھائی آنے والے ہے"

رانیہ نے خوشی سے اسے بتایا تھا، منہاج کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چمکنے لگے، اس نے بیڈ پر بیٹھ کر رانیہ کو گلے سے لگالیا تھا، رانیہ نے اسے مکمل کیا تھا، اس کے گھر کو سنوارا تھا اور بہت جلد رانیہ اسے ایک خوبصورت ساتھ دے کر اس کی فیملی مکمل کرنے والی تھی، ان کی ساری تکلیفیں ختم ہو چکی تھیں اب بس ان کے دامن میں خوشیاں ہی خوشیاں بچی تھیں جنہیں سمیٹنے میں وہ دونوں مصروف ہونے والے تھے۔

میرا من مرثیا انصاری

ختم شدہ۔

